عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ نمبر 3 ☆ جلد 7 / 39

مئی 2003ء

ربیع الاول ۱۴۲۴ھ

گلزار ہستی میں رونق آگئی

حیات ووفات مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

نیا انکشاف! قبر مسیح علیہ السلام کے بارہ میں مرزا قادیانی کے دجل کا پردہ چاک

بہائیوں کے مرزائیوں سے پچاس سوال

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کی موت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ نمبر 3 ☆ جلد 7 / 39

بانی: مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ العالی

نگران اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر حافظ محمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر رانا محمد طفیل جاوید

منیجر قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

- علامہ احمد میاں حمادی ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
- مولانا بشیر احمد ○ حافظ محمد یوسف عثمانی
- مولانا محمد اکرم طوفانی ○ حافظ محمد ثاقب
- مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا احمد بخش
- مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ○ مولانا مفتی حفیظ الرحمن
- مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا قاضی احسان احمد
- مولانا غلام حسین ○ مولانا محمد طیب فاروقی
- مولانا محمد اسحاق ساقی ○ مولانا محمد قاسم رحمانی
- مولانا غلام مصطفیٰ ○ مولانا عزیز الرحمن ثانی
- مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ○ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ○ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ ○ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ ○ حضرۃ مولانا محمد یوسف بنوریؒ ○ شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ ○ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہؒ

حضرۃ مولانا عبدالرحمن میانویؒ ○ حضرۃ مولانا محمد شریف جالندھریؒ ○ حضرۃ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ○ حضرۃ مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

رابطہ: دفتر مرکزیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان

فون ۵۱۴۱۲۲ - فیکس ۵۴۲۲۷۷

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ، ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کی موت — اداریہ — 3

مقالات ومضامین!

گلزار ہستی میں رونق آ گئی — سید مصباح الدین — 6

حضرت مصعب بن عمیرؓ — محترمہ محمودہ رضویہ — 8

مال کی حرص — مولانا مفتی محمد عاشق الٰہیؒ — 11

ردقادیانیت!

مرزا قادیانی کے دجل کا پردہ چاک — مولانا اللہ وسایا — 15

ایک فتنہ انگیز گروہ — مولانا عبدالکریمؒ — 19

قادیانیوں کی ڈھٹائی — پروفیسر منور احمد ملک — 25

بہائیوں کے مرزائیوں سے پچاس سوال — چوہدری وحید الدین — 33

متفرقات!

حیات ووفات حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ — مولانا محمد اسماعیل — 38

جماعتی سرگرمیاں! — ادارہ — 41

قافلہ آخرت — ادارہ — 53

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

خس کم جہاں پاک

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کی موت!!!

جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے مرزا بشیر الدین کے بیٹے اور قادیانی جماعت کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر پراسرار بیماری میں مبتلا رہنے کے بعد 19 اپریل 2003ء کو لندن میں آنجہانی کر گئے۔ان کی وفات سے قادیانی گروہ کو یقیناً صدمہ پہنچا ہوگا۔اخباری اطلاعات کے مطابق ان کی موت کی خبر سن کر قادیانی ذریت میں صف ماتم بچھ گئی ہے۔مرزا ناصر کے مرنے کے بعد مرزا طاہر قادیانی جماعت کے سربراہ بنے تھے۔

موت برحق ہے۔اس سے کسی کو اختلاف نہیں۔دشمن یا مخالف کی موت پر خوشی منانا عقل مندی نہیں۔خانہ ساز نبوت سے نفرت اور آنجہانی مرزا طاہر کے اسلام اور وطن دشمن کردار کے باوجود اینٹی مرزائیت رہنماؤں نے مبارک بادوں کا تبادلہ کیا ہے اور نہ ہی ان کی عبرتناک موت کے حوالے سے طنزاً کوئی بیان جاری کیا ہے۔قادیانی جماعت کے سربراہ کی موت پر قادیانی گروہ کے لوگ دل گرفتہ اور رنجیدہ ہیں۔چوٹ اپنے لگے تو درد کا احساس ہوتا ہے۔مسلمانوں کا کوئی قومی وملی سانحہ ایسا نہیں جس پر قادیانی جماعت نے مسرت وشادمانی کا جشن نہیں منایا۔قدرت کی لاٹھی بے آواز ہے۔سقوط بغداد کے حالیہ دلخراش سانحہ پر پورا عالم اسلام سوگوار اور اشکبار تھا۔تل ابیب اور چناب نگر (ربوہ) دو ہی مقام ایسے تھے جہاں خوشی کی شہنائیاں سنائی دیں۔جعلی نبوت کے پجاری امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی فتح کا جشن منا رہے تھے کہ قدرت نے ان کے قائد کو موت کی نیند سلا کر ان کی خوشیوں پر پانی پھیر دیا۔

تاریخ شاہد ہے۔حقائق موجود ہیں۔شواہد چغلی کھاتے ہیں کہ کابل وقندھار کوفہ وبغداد کا سقوط ہوڈھاکہ فال ہو بیت اللہ پر باغیوں کا قبضہ ہو شاہ فیصل مرحوم کی المناک شہادت ہو یا ذوالفقار علی بھٹو کا سانحہ قادیانیوں نے ہمیشہ خوشی منائی۔باہمی مبارک بادوں کے ڈھیر جمع کیے۔اپنے مرکز میں گھی کے چراغ جلائے بھنگڑا ڈالا۔افغانستان کی تباہی وبربادی خون ریزی پر قادیانی مذہب کی سچائی کے دعوے داغے گئے۔محسن عالم اسلام شاہ فیصل کی شہادت پر قادیانی مرکز میں شیرینی تقسیم ہوئی۔بطور طنز دنیا بھر کے مسلمانوں کے قلوب مجروح کیے گئے۔سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کے سانحہ کے موقعہ پر مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کے اس الہام کی کہ: ’’کتا باون برس کی عمر میں مرے

گا۔'' کی وسیع پیمانے پر تشہیر کر کے ان کے ماننے اور چاہنے والوں کے زخموں پر نمک چھڑکا گیا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے لے کر مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی وفات تک بلکہ ہر مسلم رہنما کی موت پر قادیانی مذہب کو سچا ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی گئی۔ خاص طور پر وہ اکابرین ملت جنہوں نے قادیانی فتنہ کی بیخ کنی میں خدمات سرانجام دیں ان کی موت کو قادیانیت کی حقانیت قرار دیا۔ ہر وہ سانحہ جس نے عالم اسلام کو خون کے آنسو رلانے پر مجبور کیا قادیانی جماعت کے بے رحم رہنماؤں نے قہقہے برسا کر امت مسلمہ کا تمسخر اڑایا۔

ان چند تاریخی حقائق کو مد نظر رکھ کر ہم قادیانی ذریت کو باور کرانا چاہتے ہیں کہ اپنے مخالفین کی موت پر اب تک خوشی وانبساط کا مظاہرہ کر کے انہوں نے کس دانشمندی کا مظاہرہ کیا ہے؟۔ کیا ان کا مذہب یہی تعلیم دیتا ہے؟۔ ہم اس انتظار میں ہیں کہ قادیانی جماعت کے شہ دماغ اپنے سربراہ کی موت پر خانہ ساز نبوت کی پٹاری سے الہام کی کون سی سند برآمد کرتے ہیں؟۔ مرزا طاہر نے خود ساختہ جلاوطنی اختیار کی۔ 1984ء میں جنرل محمد ضیاء الحق نے جب امتناع قادیانیت آرڈیننس کا نفاذ کیا تو آنجہانی خانوادہ کی روایتی بہادری جرأت کے عین مطابق بھیس بدل کر فرار ہوئے اور

''پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا''

وہ اپنے آقاؤں کی گود میں جا بیٹھے۔ اس سے بہتر اور پناہ گاہ اور ہو بھی کیا سکتی تھی؟۔ مسلسل اٹھارہ برس مرزا طاہر زہر گھولتے رہے۔ پاکستان میں سیاسی انقلاب بپا ہوئے۔ تبدیلیاں آئیں۔ لیکن مرزا طاہر کی امید کی کلیاں نہ کھل سکیں۔ مرزا طاہر کے بیانات اور دعوے ریکارڈ ہیں کہ وہ پاکستان میں ایک فاتح کی حیثیت سے واپس آنے کا عزم رکھتے ہیں۔ نہ مکہ فتح ہو سکا اور نہ ہی آنجہانی عظیم فاتح کی حیثیت میں ''فتح مبین'' کے ساتھ اسلام آباد میں وارد ہو سکے۔ ان کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا: ''اے بسا آرزو کہ خاک شد'' اب وہ تابوت کی صورت میں آئیں اپنی حسرتوں کا جنازہ اور مردہ عزم چارپائی کے علاوہ انہیں کچھ حاصل نہ ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور دینی حلقوں کا مطالبہ جائز اور حقیقت پر مبنی ہے کہ انہیں پاک وطن کی سرزمین میں دفن کرنے کی اجازت نہ ہونی چاہئے۔

1........مرزا طاہر پر پاکستان کے مختلف شہروں میں مقدمات درج ہیں۔ پاکستان کی عدلیہ پر عدم اطمینان کی بنا پر وہ مفرور ہوئے۔ اپنے دفاع اور صفائی کی بجائے انہوں نے باغیانہ راستہ اختیار کیا۔ ایک اشتہاری اور قومی مجرم کی حیثیت سے مرنے والے مرزا طاہر پر جب تک زندہ رہے پاک وطن کی سرزمین پر قدم رکھنا نصیب نہ ہوا۔ اب ان کی نعش کو مادر وطن کی مٹی میں دفن کرنے کی اجازت کیونکر دی جاسکتی ہے۔ یاد رہے کہ مئی 1974ء کو چناب نگر کے ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر تشدد و بربریت کی نگرانی مرزا طاہر نے کی تھی۔

2............بیرون ملک بیٹھ کر مرزا طاہر نے مسلسل اٹھارہ برس مسلم امہ کے خلاف مذموم پراپیگنڈہ مہم جاری رکھی۔ پاکستان کو پاگل خانہ قرار دیا اور وطن عزیز کے خاتمہ کی پیشین گوئیاں کرتے رہے۔ اپنی کنڈلی کو اکساتے رہے تاکہ پاکستان میں لاائینڈ آرڈر کا مسئلہ حکمرانوں کے لئے دردسر بن جائے۔ دنیا بھر کے قادیانیوں کو اپنی فتح کی خوشخبریاں سنا کر پیغمبر اسلام کی اہانت کا ارتکاب کرتے رہے۔ کیا وطن سے بغض اور کینہ رکھنے والے شخص کو کس برتے پر وطن کی مٹی میں جگہ دی جائے؟۔

3............خود ساختہ جلاوطنی کے دور میں مرزا طاہر نے یہود و ہنود سے روابط اور تعلقات مستحکم کئے۔ اسرائیل اور بھارت سے ان کی دوستی رہی اور تعلقات میں سرگرمی آئی۔ اسلام دشمن طاقتوں نے ان کی بھرپور اعانت کی۔ سٹیلائٹ جیسے جدید اور مہنگے نظام کے ذریعہ انہوں نے اسلام دشمن پراپیگنڈہ میں بے دریغ سرمایہ صرف کیا۔ تاکہ مسلمانوں کو ان کے دین سے گمراہ کر کے ارتداد میں پھنسایا جاسکے۔

4............اکھنڈ بھارت قادیانیوں کا الہامی عقیدہ ہے۔ ان کا ایمان ہے کہ تقسیم عارضی ہے۔ قادیانی جماعت نے اسرائیل و بھارت کی طرح پاکستان کے وجود کو ابھی تک تسلیم نہیں کیا۔ اپنے الہامی عقیدہ کو عملی شکل دینے کے لئے تقسیم سے لے کر اب تک جو بھیانک کردار ادا کیا ہے وہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ ہو یا مشرقی پاکستان کی علیحدگی ہر موقع پر قادیانی جماعت نے پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ پاکستان دشمن اقلیت کے سربراہ کو آخر کن خدمات کے صلہ میں وطن کی مٹی میں دفن کرنے کی سعادت بخشی جاسکتی ہے؟۔

5............قادیانی اپنے مردے اپنے مرکز چناب نگر (ربوہ) میں امانتاً دفن کرتے ہیں۔ قادیان (بھارت) ان کا آبائی مرکز ہے۔ جسے وہ مکہ مدینہ سے زیادہ متبرک اور افضل قرار دیتے ہیں۔ مرزا طاہر کے والد مرزا محمود کی قبر پر کتبہ کی صورت میں وصیت نامہ اسی کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ جب حالات سازگار ہو جائیں تو ہماری میتوں کو یہاں سے نکال کر بہشتی مقبرہ قادیان واقع بھارت میں منتقل کیا جائے۔ پاکستان کی سرزمین کی نسبت بھارت کی سرزمین کو ترجیح دینے والوں کو کیونکر پاک وطن میں جگہ دی جائے؟۔ بہتر ہوگا کہ حکومت پاکستان قادیانی جماعت کو ان کے عقیدے کی بناء پر مرزا طاہر کو بھارت میں دفن کرنے کا مفید مشورہ دے۔

6............مرزا طاہر اور ان کا خاندان رائل فیملی کے طور پر جانا جاتا ہے۔ آنجہانی مرزا طاہر اپنی جماعت کے لوگوں کو تن تنہا چھوڑ کر عین اس وقت فرار ہوئے جب اس اقلیت کو ان کی اشد ضرورت تھی۔ اس سے انکار ممکن نہ ہوگا کہ مرزا طاہر اور ان کا خاندان لندن میں بیٹھ کر پرتعیش زندگی گزارتا رہا۔ ہر قادیانی اپنی آمدنی کا دس فیصد حصہ جماعت

بقیہ: صفحہ 37 پر

شاہ مصباح الدین شکیل

گلزار ہستی میں رونق آگئی

حضرت آمنہ بڑی صاحب حوصلہ اور ذہین خاتون تھیں۔ شوہر کا داغ جدائی بڑی ہمت سے برداشت کیا۔

حضرت عبداللہ کے انتقال کے وقت ایک روایت کے بموجب دو ماہ کا عرصہ ہوگیا تھا کہ حضرت آمنہ نور محمدی کی امین بن چکی تھیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے پتہ ہی نہ چلا کہ میں حاملہ ہوں۔ کبھی مجھے نہ کوئی بوجھ اور نہ کوئی ثقل محسوس ہوا۔ ان ہی دنوں ایک رات نیند اور بیداری کی درمیانی کیفیت میں ایک ندا آئی کہ اے خاتون تو اس امت کے سردار اور نبی کے ساتھ حاملہ ہوئی ہے۔ زمانہ حمل میں آپ نے ایک خواب بھی دیکھا تھا کہ ایک سیلاب نور ان کے اندر سے نکلا جس سے ہر چیز منور ہوگئی۔ یہاں تک کہ شام کے محلات بھی روشن ہوگئے۔ وقت ولادت یہی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔ اس پر آپ نے فرمایا میں اپنے نور نظر اور لخت جگر کو اللہ وحدہ لاشریک کی پناہ میں دیتی ہوں۔ ہر اس شخص کے شر سے جو حسد کی آگ میں جل رہا ہے۔

وقت ولادت آیا تو حضرت آمنہ کہتی ہیں کہ چند دراز قد خواتین نظر آئیں۔ پوچھنے پر ایک نے اپنا نام آسیہ (زوجہ فرعون' جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کی) اور دوسری نے مریم (والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام) بتایا۔ ان کے ساتھ باقی جنت کی حوریں تھیں۔ خواتین قریش میں سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی والدہ حضرت شفاء اور والدہ حضرت عثمان ابن ابی العاص موجود تھیں۔

مکہ مکرمہ میں ایک یہودی رہتا تھا جو تورات وانجیل کا عالم تھا۔ جب وہ صبح سعادت طلوع ہوگئی اور نور محمدی مجسم ہو کر دنیا میں جلوہ گر ہوگیا تو اس نے پوچھا اے اہل قریش کیا رات تم میں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟۔ جواب ملا کہ ہمیں علم نہیں۔ اس نے کہا جاؤ اور تحقیق کرو۔ ہماری آسمانی کتابیں کہتی ہیں کہ کل وہ ہستی ظہور میں آگئی ہے جسے نبی آخرالزماں ہونا ہے۔ قریش کے گھر گھر سے خبر لی گئی۔ معلوم ہوا کہ سردار مکہ کی بہو آمنہ زوجہ عبداللہ کی گود ہری ہوئی ہے۔ یہودی عالم نے یہ اطلاع پا کر کہا۔ افسوس! نبوت بنی اسرائیل سے چلی گئی اور ان کے ہاتھوں سے کتاب الٰہی بھی نکل گئی۔

شاعر بزم نبوی حضرت حسانؓ بن ثابت بیان فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میری عمر سات سال کی تھی کہ ایک دن میں نے ایک یہودی عالم کو یثرب کے ایک بلند مقام پر آواز لگاتے سنا:

''اے گروہ یہود! جب سب جمع ہو گئے تو اس نے کہا آج رات احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ستارہ طلوع ہوگا جس میں وہ پیدا ہوگا۔''

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے یثرب تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۵۳ سال تھی اور حضرت حسانؓ ۶۰ سال کے تھے جنہوں نے یہودی عالم کو اعلان کرتے سنا تھا۔

ربیع الاول کی ۹ تاریخ پیر کا دن اور صبح صادق کا وقت تھا کہ امین بن کر امانت آمنہ کی گود میں آئی۔ وہ آئے جن کے آنے سے گلزار ہستی میں رونق آ گئی جو عرب وعجم کے لئے رحمت بن کر نہیں آئے بلکہ سارے جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے۔ جن کی آمد پائمال انسانیت اور پژمردہ گلدستہ اخلاق کے لئے آب نسیاں اور صبائے جاں فزا ثابت ہوئی۔ جو ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعاؤں کا ثمرہ' اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی شاخ تمنا کا گل تر اور جو توریت کی نشانیوں کے لئے فاران وشعیر کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہوا۔ جو نوید حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم ہے۔ جس کی ذات انبیائے سابق کی خوبیوں کا خلاصہ ہے۔ جو خلق آدم علیہ السلام معرفت شیس علیہ السلام' جرات تبلیغ نوح علیہ السلام' خلت ابراہیم علیہ السلام' زبان دانی اسماعیل علیہ السلام' رضا جوئی اسحٰق علیہ السلام' خطابت صالح علیہ السلام' حکمت لوط علیہ السلام' بشارت یعقوب علیہ السلام' حسن یوسف علیہ السلام' استقامت موسیٰ علیہ السلام' صبر ایوب علیہ السلام' اطاعت یونس علیہ السلام' جہاد یوشع علیہ السلام' لحن داؤد علیہ السلام' محبت دانیال علیہ السلام' شوکت سلیمان علیہ السلام' عظمت الیاس علیہ السلام' عصمت یحییٰ علیہ السلام اور زہد عیسیٰ علیہ السلام کا مجموعہ ہے۔

بقیہ: مال کی حرص

ترجمہ:...... ''سو ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا سو کوئی جماعت نہ تھی جو اس کو اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے بچانے کے لئے اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود اپنی مدد کرنے والا تھا۔''

قارون کی ریس میں آج کل شادی میں بارات لے جانے والے اور جہیز میں دکھاوا کرنے والے یہی کرتے ہیں کہ جہیز کا سامان ایک ایک شخص کے سر پر بھیجتے ہیں تاکہ دور تک قطار نظر آ جائے۔ پھر لڑکی کے یہاں بھی اس کا دکھاوا کیا جاتا ہے اور لڑکی کے ماں باپ جو کچھ زیور وغیرہ دیتے ہیں وہ بھی دکھاوا کر کے دیتے ہیں۔ سب کو اہل دنیا سے داد لینا ہے۔ آخرت کے ثواب کی طرف توجہ ہی نہیں جو اصلی اور واقعی کامیابی ہے۔ اہل علم نے قارون کی ریس کرنے والوں کو جس طرح سمجھایا تھا آج بھی اہل علم اس طرح کے لوگوں کو سمجھاتے ہیں۔ لیکن دنیا کی محبت اہل علم کی باتیں ماننے نہیں دیتی۔

محترمہ محمودہ رضویہ

اسلام کے مبلغ اعظم حضرت مصعب بن عمیرؓ

جزرہ نمائے عرب کی سخت گرم دوپہر ہے۔ ایسی گرم دوپہر جب صحرا کا ذرہ ذرہ تپنے لگتا ہے اور درختوں کے سوکھے پتے بگولوں کے ساتھ چکر کاٹتے ہیں۔ نہ انگارے برساتے آسمان پر کوئی پرندہ نظر آتا ہے نہ تپتی ہوئی ریت پر پرندہ!

ایسے وقت میں دور کہیں سے ایک ہیولا نمودار ہوتا ہے۔ یہ ایک جوان رعنا ہے۔ دراز قد اور مردانہ وجاہت کا نمونہ۔ مگر سرتاپا خاک میں اٹا ہوا اور کھال کے ٹکڑے میں ملبوس جو اس کے نازک جسم میں بری طرح پیوست ہو رہی ہے۔ تشنگی سے حلق میں کانٹے پڑ رہے ہیں اور پسینہ پانی کی طرح بہتا ہے تاہم اس کی رفتار میں فرق نہیں آتا۔ وفور شوق سے لانبے لانبے ڈگ بھرتا ہے۔ دل میں جذبات کا ہجوم ہے جیسے چشمہ سرد و شیریں دیکھ لیا ہو ایک گھاٹی کے قریب پہنچ کر وہ رکتا ہے۔ دونوں ہاتھوں سے چہرہ پونچھتا ہے اور مٹی کے بنے ہوئے معمولی سے مکان میں داخل ہوتا ہے۔ جو بیت ارقم کہلاتا ہے اور احسن المخلوقات کی موجودہ قیام گاہ ہے۔ اس کی آنکھوں سے احترام ہویدا ہے اور زبان پہ کلام خداوندی کا ورد جاری۔ یہاں شمع نبوت کے بہت سے پروانے جمع ہیں۔ توحید کے نعرے بلند ہو رہے ہیں اور قلوب نور ایمان سے منور کیا جاتا ہے۔

اپنی حیات کے ماحصل کو دیکھ کر نوجوان ہر کلف فراموش کر دیتا ہے اور پیوند لگی کھال کو سمیٹ کر ایک کونے میں بیٹھنے لگتا ہے کہ سرور کائنات ﷺ نہایت شفقت سے قریب بلاتے ہیں۔ اس کے گیرو آلود گیسوؤں کو اپنے مقدس ہاتھوں سے سنوارتے ہیں اور پشت پر پیار سے تھپکی دیتے ہیں۔ مجلس میں موجود لوگوں پر رقت طاری ہے اور حضور ﷺ کی آواز گلوگیر! آپ ﷺ رک رک کر فرماتے ہیں:

"مصعبؓ! میرے عزیز یہ دنیا دار المحن ہے اور اس کا قیام چند روزہ۔ مسلمان کی زندگی مختلف آزمائشوں کا مجموعہ ہوتی ہے۔ الحمدللہ کہ تم ہر آزمائش میں پورے اترے۔ اب بہتر یہی ہے کہ پہلے قافلے کے ساتھ شریک ہو جاؤ اور کچھ عرصہ عیش میں گزار آؤ۔ خدا کی مدد تمہارے ساتھ ہوگی۔"

مصعبؓ پر عجیب کیفیت طاری ہے۔ فرمان نبوی ﷺ پر آمنا و صدقنا کہتے ہوئے سر جھکا لیتے ہیں اور کچھ دیر بعد اجازت لے کر اس کی تکمیل کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں۔

یہ وہ مصعبؓ بن عمیرؓ ہیں جو ناز پروردہ مکہ کہلاتے تھے۔ ماں کی آنکھوں کا نور اور باپ کے دل کا سرور تھے۔ قدرت نے نہ صرف حسن و جمال سے نوازا تھا بلکہ والدین کو دولت بھی وافر عطا کی تھی۔ چنانچہ خوب ناز و نعم سے پرورش پائی۔ نفیس ترین لباس' بہترین خوراک اور عمدہ ترین عطریات مہیا کئے جاتے ہیں اور ہر خواہش کی فوری تکمیل ہوتی ہے۔ منزل شباب پر پہنچے تو ہر محفل کی جان اور دوشیزگان مکہ کے دلوں کی دھڑکن بن چکے تھے۔ مگر حسن ظاہری کے ساتھ ساتھ حسن باطنی سے بھی مزین تھے۔ داعی اسلام کی آواز پر لبیک پکار اٹھے۔ تن آسانی' جلوہ سامانی اور خوش خوراکی کو خیرباد کہا اور معبود حقیقی کے طلبگاروں میں شریک ہو گئے۔

یہ وہ زمانہ تھا کہ مکہ کی سرزمین محمد ﷺ بن عبداللہ پر تنگ تھی اور ان کے پیروکاروں کے لئے ستم بالائے ستم یہاں تک کہ آپ ﷺ کو ارقم بن ابی ارقم کے پناہ لینی پڑتی۔ متلاشیان حق پوشیدہ طور پر وہاں بھی پہنچنے لگے۔

مصعبؓ بھی اپنے قبول اسلام کا اعلانیہ اظہار نہ کر سکے۔ چھپ چھپ کر حاضر خدمت ہوتے اور ہر بار پہلے سے زیادہ متاثر ہو کر جاتے۔ مگر تابہ کے ایک روز اتفاقاً عثمان بن طلحہ نے دیکھ لیا اور ان کے والدین کو اطلاع دے دی۔ یہ کوئی معمولی بات نہ تھی جسے فراموش کر دیا جاتا۔

بت کدہ قدیم میں نعرہ حق بلند کرنے کی سزا سخت تھی۔ مہر مادری نے شقاوت کی صورت اختیار کر لی اور مہر پدر غیض و غضب میں بدل گیا۔ پہلے تو وراثت سے محروم کیا۔ پھر قید تنہائی کی سزا دی اور گونا گوں مصائب میں مبتلا کیا۔ مگر یہ وہ نشہ کب تھا جسے ایسی ترشی اتار دیتی۔

مصعبؓ ہر حال میں ثابت قدم رہے اور اسلام سے منہ نہ موڑا۔ ناچار ان کے حال پر چھوڑ دیا گیا۔ اب علی الاعلان بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہونے لگے۔ یہاں تک کہ ہجرت حبش کا حکم ملا۔ کافی عرصہ وہاں مقیم رہے۔ مگر آقائے نامدار ﷺ کی یاد میں بے قرار تھے۔ آخر کار مجبور ہو کر مکہ لوٹ آئے۔

اس وقت تک اہل مدینہ اسلام سے واقف ہو چکے تھے۔ بارہ اشخاص جو قبلہ خزرج اور اس سے تعلق رکھتے حج کے موقعہ پر مکہ آئے تو رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کی روشنی لے کر مدینہ پہنچے۔ جو وہاں کے اکثر گھروں میں جھلملانے لگی تھی۔ اس نو مسلم جماعت نے پیغام بھجوایا کہ یثرب والوں کو پوری طرح اسلام سے روشناس کرانے کی ضرورت ہے۔ کسی مبلغ کو وہاں بھیجا جائے۔

اس اہم فریضے کے لئے حضور ﷺ نے مصعبؓ کو منتخب کیا اور ضروری ہدایات دے کر مدینہ روانہ فرمایا۔ یہ فراوانی شوق کے ہجوم میں وہاں پہنچے۔ اسعد بن زرادہ کے مکان پر ٹھہرے اور نہایت انہماک سے تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ کلام مجید کی چند سورتیں جو اس وقت تک نازل ہو چکی تھیں مصعبؓ کو ازبر تھیں۔ ہر آنے والے کو وہی سناتے اور اس میں حق و صداقت کی روح پھونک دیتے۔

شدہ شدہ سعد بن معاذ تک بات پہنچی جو قبیلہ عبدالاشہل کے سردار تھے اور جاہ و جلال کے مالک۔ وہ سخت برافروختہ ہوئے کہ یثرب کے لوگوں کے عقائد متزلزل ہو رہے ہیں۔ قرآن حکیم کی تعلیم نے انہیں آبائی دین سے منحرف کر دیا ہے۔ اب بھی موقع ہے کہ مصعبؓ سے بالمشافہ بات کی جائے۔ انہیں سختی سے سرزنش کی جائے اور فوراً مدینہ سے رخصت کر دیا جائے۔ اہل قبیلہ سے طے کر کے مصعبؓ کے پاس آئے۔

مصعبؓ ایک کنویں پر بیٹھے سورتوں کی تلاوت کر رہے تھے اور وہاں موجود لوگوں کو ان کا مطلب سمجھا رہے تھے۔ سعد کو دیکھ کر ذرا سراسیمہ نہ ہوئے بلکہ بلا کر پاس بیٹھنے کو کہا۔

سعد ان کے قریب آکر بیٹھ گئے۔ کچھ تو اخلاقاً اور کچھ رفع تجسس کے طور پر۔ اب مصعبؓ نے از سر نو آیتیں پڑھنی شروع کیں۔ کچھ ایسے سوز و گداز سے کہ سعد کو اپنا دل کھنچتا نظر آیا۔ مصعبؓ کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ تیر و نشتر کا کام کر رہا تھا۔ اعجاز قرآنی نے کچھ ایسا مسحور کیا کہ ضبط کی کوشش کرتے کرتے سعد تھرتھرا کر کھڑے ہو گئے۔ بآواز بلند: ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔“ کا اعادہ کیا اور ایسے عالم میں واپس لوٹے کہ تمام جسم پر ہیبت خداوندی سے کپکپی طاری تھی۔ یہاں سب انتظار میں تھے۔ سعد آتے ہی بولے۔ میرے قبیلے کے لوگو! آج ہی میں نے وہ دین قبول کیا ہے جو ہر طرح افضل و اعلیٰ ہے۔ تمہاری فلاح بھی اسی میں ہے کہ خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنی دنیا اور عاقبت سدھار لو۔

انہیں کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ زنگ تو دور ہو ہی رہا تھا۔ صرف صیقل ہونے کی دیر تھی۔ چنانچہ نہ صرف قبیلہ عبدالاشہل نے اسلام قبول کیا بلکہ تھوڑے ہی عرصہ میں پورا مدینہ مسلمان ہو گیا اور حضور ﷺ کو وہاں تشریف آوری کی دعوت دی جو تاریخ اسلام میں ہجرت کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔

☆......اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے گناہ ختم ہو جائیں تو کثرت سے استغفار کیا کریں۔ خشوع و خضوع اختیار کریں اور تنہائی میں بکثرت نیکیاں کیا کریں۔

☆......اگر آپ قیامت کے دن سب کے سامنے شرمندگی سے بچنا چاہتے ہیں تو زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کریں......

مولانا مفتی محمد عاشق الٰہیؒ

قرآن وحدیث کی روشنی میں

مال کی حرص اور شہرت وجاہ کی طلب

مال کی حرص: اہل دنیا کو دو چیزیں بھاتی ہیں اور ان ہی کے لئے جیتے اور مرتے اور کھاتے کماتے ہیں۔ اول مال کی حرص دوم شہرت اور جاہ کی طلب۔ مال کے طلبگار۔ نہ حرام دیکھتے ہیں نہ حلال۔ نہ مال کے شرعی حقوق ادا کرتے ہیں۔ نہ یہ دیکھتے ہیں کہ مال جمع کرنے میں کتنے گناہ ہو رہے ہیں۔ کتنے بندوں کے حقوق مارے جا رہے ہیں اور کتنے انسانوں پر ظلم کر کے نوٹوں کے گڈے تجوری میں جمع ہو رہے ہیں۔ رشوت لے کر' سود لے کر مال جمع کر رہے ہیں۔ اپنی اور اپنے بچوں کی اور آنے والی نسلوں کی آخرت برباد کر رہے ہیں۔ جن تک حرام کی کمائی والی جائیداد اور مال پہنچے گا۔ مرنے والے کی لڑکیوں اور اس کی بیوی کو میراث سے محروم کر دیتے ہیں۔ نیز میراث سے یتیم بچوں کا حصہ نہیں دیتے جو اپنے ہی عزیز ہوتے ہیں۔ ان کا حصہ خود ہی کھا جاتے ہیں۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:...... ''بلکہ تم لوگ یتیم کا اکرام نہیں کرتے اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے اور میراث کا مال سارا سمیٹ کر کھا جاتے ہو اور مال سے بہت محبت کرتے ہو۔'' نیز ارشاد فرمایا:

ترجمہ:...... ''بلاشبہ وہ آگ ہی جلنے والی کھال اتارنے والی ہے۔ وہ اس شخص کو پکارے گی جس نے پیٹھ پھیری اور بے رخی اور جمع کیا پھر اٹھا کر رکھا۔''

سود خور: سود خوروں کے بارے میں فرمایا:

''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ شخص جس کو شیطان نے لپیٹ کر خبطی بنا دیا ہو۔''

آج کل بنکوں سے سود لے کر لعنتی بنتے ہیں اور حلال سمجھ کر کھا جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ عوام سے سود لیتے ہیں اور اس کو اپنے مال کا منافع قرار دے کر ہضم کر جاتے ہیں۔ حضرت جابرؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی سود کھانے والے پر اور اس کے کھلانے والے پر اور اس کے لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر اور فرمایا کہ یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔ (رواہ مسلم کمافی المشکوٰۃ ص۲۴۴)

حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سود کا ایک درہم جو یہ جانتے ہوئے کھالے کہ یہ سود کا ہے تو یہ ۳۶ مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سود کے ستر حصے ہیں ان میں ادنیٰ ترین یہ ہے کہ (جیسے) کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲٤٦)

رشوت خور: اب رشوت کے لین دین کے بارے میں سنئے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ)

حضرت امام احمد اور امام بیہقی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے اس پر بھی لعنت بھیجی جو رشوت لینے اور رشوت دینے والے کے درمیان واسطہ بنے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۲٦)

لوگوں کے حق مار کر، مزدوروں کے واجب الاداء پیسے روک کر یتیموں بیواؤں کا مال سمیٹ کر (جس پر شرعی اصول کے مطابق میراث تقسیم نہ کر کے قبضہ کرلیا جاتا ہے) حکام کو رشوت دے کر دوسروں کا مال اپنا بنا کر رشوتیں لے کر سودی رقمیں وصول کر کے اور طرح طرح کے فریبوں سے مال جمع کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کامیاب ہیں۔ بھلا لعنت کے کاموں میں بھی کامیابی ہوسکتی ہے؟۔ کامیابی حلال میں ہے۔ حرام میں نہیں ہے۔ حرام میں تو اپنی اور اپنے بچوں اور وارثوں کی بربادی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی بندہ حرام مال کمائے گا پھر اس میں سے صدقہ کرے گا تو صدقہ قبول نہ ہوگا اور اس میں سے خرچ کرے گا تو اس میں برکت نہ ہوگی اور اس کو اپنے پیچھے چھوڑ کر جائے گا تو یہ مال اس کے لئے دوزخ کا توشہ بنے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲٤۲)

حرام کھانے والا: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ گوشت جنت میں داخل نہ ہوگا جو حرام سے پلا بڑھا ہو اور ہر وہ گوشت جو حرام سے پلا بڑھا ہو دوزخ اس کی زیادہ مستحق ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲٤۲) مومن بندوں پر لازم ہے کہ حلال کی فکر کریں۔ حلال کمائیں تھوڑا بہت جو حلال مل جائے اسی سے اپنا اور بچوں کا گزارہ کریں۔ گناہوں کے ذریعہ مال حاصل نہ کریں اور زیادہ کمائی کے لئے تگ ودو میں نہ لگیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے دل میں جبرائیل امین نے یہ بات پھونک دی ہے کہ کسی جان کو موت نہ آئے گی جب تک کہ وہ اپنا رزق پورا نہ کرلے۔ لہذا تم اللہ سے ڈرو اور رزق طلب کرنے میں خوبی اختیار کرو اور رزق کا دیر میں ملنا تم کو اس پر آمادہ نہ کردے کہ اللہ کی نافرمانیوں کے ذریعہ طلب کرو۔ کیونکہ اللہ کے پاس جو

(ثواب اور انعام) ہے وہ صرف اس کی فرمانبرداری ہی سے مل سکتا ہے۔(رواہ فی شرح السنة والبیہقی فی شعب الایمان کمافی المشکوٰة المصابیح ص ٤٥٢)

جبکہ سب کو یہ معلوم ہے کہ اس دنیا سے جانا ہے اور حساب کتاب ہونا ہے اور حساب کی سخت گھاٹی سے گزرنا ہے تو سمجھداری کا تقاضا یہ ہے کہ حلال بھی بقدر ضرورت کمائیں اور باقی وقت اللہ کی یاد میں گزاردیں اور نیک کاموں میں لگائیں۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حلال مال زیادہ دے دے تو اس پر بھی اللہ کا شکر ادا کریں۔لیکن مال کے شرعی حقوق سے غافل نہ ہوں۔حرام مال کمانے کا ایک مومن سے تصور بھی نہیں ہوسکتا۔وہ حلال کے حساب سے بھی ڈرتا ہے۔

حساب کی گھاٹی: حضرت ابوالدرداءؓ کی بیوی نے ایک مرتبہ ان سے کہا:''مالك لا تطلب كما يطلب فلان ۰ ''(یعنی کیا بات ہے کہ تم اس طرح سے مال طلب نہیں کرتے جس طرح کہ فلاں شخص طلب کرتا ہے)اس پر انہوں نے ارشاد فرمایا:

''انی سمعت رسول اللہ ﷺ يقول ان اما مكم عقبة كئودا لا يجوزها المثقلون فاحب ان اتخفف لتلك العقبة ۰ ''ترجمہ:......''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ بلاشبہ تمہارے سامنے ایک سخت دشوار گزار گھاٹی ہے(حساب کتاب کی گھاٹی)جس سے بوجھ والے نہ گزر سکیں گے۔لہذا میں چاہتا ہوں کہ اس گھاٹی کے لئے ہلکا ہوکر رہوں''

دیکھو یہ حضرات ایسے فکرمند تھے کہ حساب کے خوف سے حلال کمانے سے بھی بچتے تھے۔ہمارے اس دنیاداری کے دور میں حضرت ابوالدرداءؓ کی یہ بات لوگوں کو اچھی تو نہ لگے گی لیکن ہم نے ضروری جانتے ہوئے نقل کردیا ہے۔تاکہ مسلمانوں کو ان حضرات کی فکرمندی کا اندازہ ہوجائے۔ہم لوگ فکر آخرت سے خالی ہیں۔وہاں کی کامیابی مدنظر نہیں۔اس لئے نہ حرام سے بچتے ہیں۔نہ گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں اور حضرات صحابہ کرامؓ کی باتیں اچھنبا معلوم ہوتی ہیں۔ایک حدیث اور سنئے:

ترجمہ:......''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے حلال دنیا اس لئے طلب کی کہ مخلوق سے سوال کرنے سے بچا رہے اور اپنے اہل وعیال کے لئے کسب کرے اور اپنے پڑوسیوں پر مہربانی کرے۔ایسا شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوا ہوگا اور جس شخص نے حلال دنیا اس لئے طلب کی کہ دوسروں کے مقابلہ میں فخر کرے اور دکھاوا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا''

اس حدیث میں حلال کمانے کا ذکر ہے۔ جو شخص اس لئے حلال کمائے کہ مخلوق سے سوال کرنا نہ پڑے اور مال کما کر اپنے بال بچوں پر خرچ کرے اور پڑوسی کا بھی خیال رکھے تو اس کا درجہ اتنا بڑا بتایا کہ قیامت کے دن جب بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔

جو شخص حلال کمائے (حرام کا ذکر نہیں) اور اس لئے کمائے کہ دوسروں کے مقابلہ میں مال زیادہ ہو جائے اور اپنی مالداری کے ذریعہ فخر کرے اور اپنے مال کا دکھاوا کرے۔ اس کے لئے ارشاد فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ جل شانہ اس پر غصہ ہوں گے۔ پس جبکہ حلال کا مال اس لئے کمایا جائے کہ مالداروں سے مالداری میں مقابلہ ہو، فخر ہو، ریاکاری ہو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ ہو۔ مذکورہ بالا خراب نیتوں سے حرام کمایا جائے گا تو اس کا کیا حال ہوگا۔ اس پر خود ہی غور کر لیا جائے۔

دنیا میں دیکھا جارہا ہے کہ بلڈنگیں اور بنگلے بنانے میں مقابلہ ہے۔ کارخانے کھولنے میں مقابلہ ہے۔ بڑے بڑے عہدوں میں مقابلہ ہے۔ جو آگے نکل گیا وہ اپنے آپ کو کامیاب سمجھ رہا ہے۔ بیاہ شادیوں میں کہیں ہزاروں اور کہیں لاکھوں کے خرچے ہیں۔ باراتیں چڑھ رہی ہیں۔ باجے بج رہے ہیں۔ ریکارڈنگ ہو رہی ہے۔ بڑے بڑے مہر باندھے جارہے ہیں اور ہر چیز میں فخر ریاکاری پیش نظر ہے اور جس نے زیادہ مال خرچ کر دیا لوگ اسی کو کامیاب سمجھ رہے ہیں اور وہ بھی سمجھ رہا ہے کہ میں بہت کامیاب ہوں۔

قارون کا جلوس: قارون نے اپنا جلوس نکالا تھا جس کا قرآن مجید میں تذکرہ ہے۔ ارشاد ہے:

ترجمہ:...... ''سو وہ اپنی آرائش لے کر اپنی برادری کے سامنے نکلا۔ جو لوگ دنیا کے طالب تھے کہنے لگے کیا خوب ہوتا کہ ہم کو بھی وہ ساز و سامان ملا ہوتا جیسا کہ قارون کو دیا گیا ہے واقعی وہ بڑا صاحب نصیب ہے۔''

اس کے بعد ارشاد فرمایا:

ترجمہ:...... ''اور جن لوگوں کو علم عطا کیا گیا وہ کہنے لگے تمہارا برا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے۔ اس شخص کے لئے جو ایمان لائے۔ اور عمل صالح کرے۔ اور وہ ثواب انہیں لوگوں کو دیا جائے گا جو صبر کرنے والے ہیں۔''

قارون نے اپنی مالداری کی ریاکاری اور شہرت کے لئے جلوس نکالا۔ جسے دیکھ کر لوگوں کی رال ٹپکنے لگی اور یہ آرزو کرنے لگے کہ ہم بھی ایسے ہی مالدار ہوتے جیسا کہ یہ شخص ہے۔ ان کو اہل علم نے بتایا کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ایمان اور اعمال صالحہ پر جو کچھ ملے گا وہ بدرجہا بہتر ہے۔ قارون کا جو انجام ہوا وہ سب کو معلوم ہے۔ اپنے گھر اور حویلی سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا۔ نہ مال کام آیا نہ جماعت کام آئی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

بقیہ: صفحہ 7 پر

مولانا اللہ وسایا

بکھرے موتی

نیا انکشاف..... قبر مسیح علیہ السلام

مرزا قادیانی کے دجل کا پردہ چاک

مرزا غلام احمد قادیانی ابتداء میں ایک عرصہ تک حیات ونزول مسیح علیہ السلام کا قائل رہا۔ اسے قرآن مجید سے ثابت کرتا رہا۔ جب اس کے دماغ میں خود مسیح بننے کا سوداء شیطان نے بھر دیا تو اس نے اپنے مذموم الہام کی بنیاد پر وفات مسیح علیہ السلام کا راگ الاپا۔ پھر مسیح علیہ السلام کی وفات قرآن مجید سے ثابت کرنے کے لئے درپے تحریف ہوا اور اپنے مرشد شیطان کے بھی کان کترا لایا۔ مسیح علیہ السلام کی قبر ثابت کرنے کے لئے مختلف بہروپ بدلے۔

۱............ مسیح علیہ السلام کی قبر گلیل میں ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۴۷۳، خزائن ج ۳ ص ۳۵۳)

۲............ مسیح علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے۔ (اتمام الحجۃ ۲۱، ۲۲ حاشیہ خزائن ج ۸ ص ۲۹۹)

۳............ مسیح علیہ السلام کی قبر شام میں ہے۔ (ست حاشیہ ص ز خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۷)

ان مختلف فرضی دعوؤں کے باوجود مرزا قادیانی کی روح کو شیطان نے قرار نہ پکڑنے دیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی آخری عمر میں مسیح علیہ السلام کی قبر کو کشمیر سرینگر محلہ خانیار میں ثابت کرنے پر تلا رہا۔

سیدنا مسیح علیہ السلام کے ماننے والے مسلمان ان کی شان میں غلو کرنے والے مسیحی اور ان کے دشمن یہودی ان میں سے کوئی ایک شخص بھی سرینگر کی قبر کو مسیح علیہ السلام کی قبر ماننے پر آمادہ نہیں۔ خود سرینگر کے رہائشی (مسلم وغیر مسلم) آج بھی اسے مسیح علیہ السلام کی قبر نہیں مانتے۔ دراصل وہ یوزآسف کی قبر سے مشہور ہے۔ جو ہندوستان کا ایک شہزادہ تھا۔ اس کی تفصیل کے لئے احتساب قادیانیت جلد سوم مجموعہ رسائل حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ میں شامل رسالہ ''مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں'' کا مطالعہ کیا جائے۔ جس میں حضرت مولانا مرحوم نے تاریخی حوالہ جات سے اس بات کو مبرہن کیا ہے اور قادیانی دجل کو تار تار کیا ہے۔ فقیر آج (۲۷ مارچ ۲۰۰۳ء) بھائی مصنف آفاقی کی ردقادیانیت پر کتاب ''اتمام حجت'' دیکھ رہا تھا۔ اس میں ایک سابق قادیانی عبداللہ کشمیری ایڈووکیٹ کا ایک خط اس کی کتاب ''معیار رسالت'' کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ عبداللہ کشمیری ایڈووکیٹ پہلے نہ صرف قادیانی تھے بلکہ مرزا قادیانی کے مرید خاص اور اس کے نام نہاد صحابی تھے۔ ایک دن اتفاقاً اس کے منہ سے نکل گیا کہ سرینگر محلہ خانیار میں ایک قبر ہے۔ اسے ''نبی صاحب'' کی قبر کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی اپنے مرید کے اس انکشاف پر چونکا؟۔ اب مرزا قادیانی کو اس کے مرشد (شیطان) نے ''چوکا'' لگایا۔ وہ اسے مسیح علیہ السلام کی قبر قرار دینے پر تیار ہوگیا۔ ی مرید کو مرزا قادیانی

نے یہ معرکہ سر کرنے کی مہم سونپی۔ اس نے جا کر قادیانیت کی جھوٹی تعلیمات کے عین مطابق مرزا قادیانی کو ایک بے سروپا رپورٹ پر مشتمل خط لکھ دیا۔ مرزا قادیانی کے مرشد (شیطان) نے اسے ناکافی گردان کر مرزا قادیانی کو اس رپورٹ (خط) میں ''قدرے ترمیم'' کرنے پر امادہ کیا۔ چنانچہ ترمیمی بل نے قادیانی مذہب میں دستوری ترمیم کی حیثیت اختیار کر لی۔

خداوند کریم کی شان بے نیازی ملاحظہ ہو کہ یہ ''عبداللہ کشمیری ایڈووکیٹ'' قادیانیت سے منحرف ہو کر بھائی ہو گیا تو اس نے آخری عمر میں ایک خط لکھا جس میں ساری کہانی کو ''الم نشرح'' کر کے قادیانیت کے منہ پر طمانچہ مارا۔ مرزا قادیانی کی قبر پر زوردار لات ماری اور اکتوبر ۱۹۴۱ء میں اعلان کر دیا کہ کشمیر میں مسیح علیہ السلام کی قبر نہیں ہے۔ پہلے وہ اعلان ملاحظہ کریں۔ پھر اس پر تبصرہ۔ وہ اعلان یہ ہے:

کیا محلہ خانیار سرینگر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے؟

''سرینگر محلہ خانیار میں ایک مقبرہ ہے جس کو لوگ نبی صاحب کی قبر کہتے ہیں جس کا نام یوز آسف ہے۔ مرزا قادیانی کو جب اس مقبرہ کا علم ہوا تو ان کے دل ودماغ پر خیال مسلط ہو گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ قریباً پچاس سال کا عرصہ گزرتا ہے کہ جب میں نوجوان اور مرزا قادیانی کا مخلص مرید تھا۔ مجھے حکم دیا گیا کہ میں تحقیقات کر کے رپورٹ کروں۔ میں نے بعد تحقیقات اپنی رپورٹ بذریعہ خط مرزا قادیانی کو بھیج دی اور حضرت صاحب نے مجھے گواہ قرار دے کر میرا خط کسی قدر ترمیم کے ساتھ اپنے رسالے ''راز حقیقت'' میں شائع کر دیا۔ میرے خط یا میری تحقیقات میں ایسا کوئی واقعہ نہیں جس سے یہ ظاہر ہو کہ کوئی شخص اس قبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کہتا ہے۔ یا اس نبی کو اسرائیلی نبی کہتا ہے۔ میں صرف تقلیداً کہتا رہا کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ اب احمدیت کو ترک کر کے جب میں نے دوبارہ مطالعہ کیا تو میں نے دیکھا کہ مرزا قادیانی نے صرف اپنے ہی وہم اور خیال سے مندرجہ ذیل واقعات کو لکھ دیا ہے جن کی کوئی اصلیت نہیں۔ مثلاً رسالہ راز حقیقت حاشیہ ص ۵ پر لکھا ہے کہ:

''اس نبی کی قبر جو کہ سرینگر میں واقع ہے بعض یوز آسف کے نام سے پکارتے ہیں مگر اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ بعض لوگوں نے یوز آسف نام سن کر کہا کہ ہم میں وہ قبر عیسیٰ کی قبر مشہور ہے۔ چنانچہ کئی لوگوں نے یہی گواہی دی جو اب تک سرینگر میں زندہ موجود ہیں جس کو شک ہو خود کشمیر میں جا کر کئی لاکھ انسانوں سے دریافت کرے۔ اب اس کے بعد انکار بے حیائی ہے۔'' اسی طرح کتاب الہدیٰ ص ۱۰۹ پر لکھا ہے کہ

''وتواتر علی لسان اہلہا انہ قبر النبی .... وکان من بنی اسرائیل ....

واشتهر بين عامتهم ان اسمه الاصلى عيسىٰ صاحب و كان من الانبياء۔"

الغرض صرف مرزا قادیانی کی ان دو ہی کتابوں کے حوالہ جات پر اکتفا کر کے علیٰ وجہ البصیرۃ ماننا پڑتا ہے کہ مرزا قادیانی نے یوزآسف کی قبر کو عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بنانے کے لئے مندرجہ بالا واقعات اپنے خیال اور وہم سے ایجاد فرمائے ہیں جن کا کوئی وجود نہیں۔ مرزا قادیانی کے بیان سے پہلے کبھی کسی شخص کو کشمیر میں یہ وہم بھی پیدا نہیں ہوا کہ خانیار میں یوزآسف کی قبر عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے اور نہ کبھی کسی نے اس کو عیسیٰ صاحب یا اسرائیلی نبی کہا۔ لہٰذا میں آخری عمر میں اپنے سابقہ عقیدہ کی تردید کر کے اعلان کرتا ہوں کہ خانیار میں عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی قبر نہیں۔ یہ محض ایک بے بنیاد اور فرضی بات ہے۔ چونکہ مجھے مرزا قادیانی نے بطور گواہ پیش کیا ہے۔ لہٰذا میں تردید کرتا ہوں مجھے معلوم نہیں کہ جو لوگ مرزا قادیانی کو نبی یا رسول یا مامور من اللہ مانتے ہیں ان کے لئے ایسا فرضی قصہ بیان کرنا مرزا قادیانی کے دعویٰ کے لئے مہلک ہے یا نہ۔ والسلام! خاکسار: محمد عبداللہ سابق وکیل ہائیکورٹ سرینگر کشمیر (ماہ اکتوبر ۱۹۴۵ء) (اتمام حجت ص ۴،۵،۶ از بہائی مصنف صابر آفاقی)

تبصرہ: (۱)............"مرزا قادیانی کو مقبرہ کا علم ہوا" یہ۔ اس کے "معلم" جناب عبداللہ کشمیری تھے جن کا قارئین آپ نے مندرجہ بالا اعلان ملاحظہ کیا۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے سوانح نگار نے اپنی انگلش کتاب "دی لائف آف احمد حصہ اول" میں لکھا ہے کہ ایک آدمی نے اتفاقاً قبر کا ذکر کیا۔ ایک آدمی سے مراد یہی عبداللہ کشمیری ہے۔ (اتمام حجت ص ۲،۳،۷)

(۲)............ان (مرزا قادیانی) کے دل و دماغ پر خیال مسلط ہو گیا کہ عیسیٰؑ کی قبر ہے۔ بنیاد اس خیالی مہم کی اس کشمیری قادیانی ثم بہائی نے رکھی اور اسے اپنی رپورٹ سے جھوٹ پر جھوٹ کی بنیاد رکھ کر شیطانی محل تعمیر کر دیا۔

(۳)............مرزا قادیانی کے مرشد (شیطان) نے اسے ناکافی قرار دے کر میرا خط کسی قدر ترمیم کے ساتھ اپنے رسالہ راز حقیقت میں درج کر دیا۔"

(۴)............"میرے خط یا میری تحقیقات میں ایسا کوئی واقعہ نہیں جس سے ظاہر ہو کہ کوئی شخص اس قبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کہتا ہے۔" میری قادیانیوں سے انصاف کے نام پر اپیل ہے کہ راز حقیقت میں مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ: "جس کو شک ہو وہ خود جا کر کشمیر میں کئی لاکھ انسانوں سے دریافت کرے۔ اب اس کے بعد انکار بے حیائی ہے۔" ایک آدمی کی جھوٹی رپورٹ کو کئی لاکھ انسانوں کی گواہی قرار دینا اور اس کے انکار کو بے حیائی کہنا کیا اس سے خود مرزا قادیانی کی "بے حیائی" ثابت نہیں ہوتی؟۔

(۵)............ ’’میں صرف تقلیداً کہتا رہا کہ یہ عیسیٰؑ کی قبر ہے۔‘‘ کیا یہ ساری کہانی جس میں مرزا قادیانی کے کہنے پر اس کے مرید نے رنگ بھرا اب اس کے انحراف کو ’’گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے‘‘ والا معاملہ نہیں کہا جائے گا؟۔

(۶)............ مرزا قادیانی نے اس ’’انکشاف‘‘ پر قادیانی عقیدہ قبر مسیح کشمیر میں کی بنیاد رکھی۔ اب وہ گواہ ہی منحرف ہوگیا۔ اس انحراف کے بعد اس مقدمہ کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے جس کا عینی گواہ ہی منحرف ہو جائے؟۔

(۷)............ مرزا قادیانی کے دجل کو دیکھیں کہ اس نے مخلص مرید کے خط میں ترمیم کر ڈالی۔ یہ ایک دیانتدار مصنف ومنصف کے لائق نہیں کہ ایسا کرے۔ اس سے مرزا قادیانی کی امانت ودیانت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ کس قماش کا انسان تھا؟۔

(۸)............ عبداللہ کشمیری نے پہلے ایک بات کہی۔ اس کے بعد دوسری۔ ان میں سے ناسخ کونسی بات ہے اول عمر کی یا آخری عمر کی جب وہ قبر کنارے تھا؟۔

(۹)............ عبداللہ کشمیری کے اتنا کہنے سے کشمیر میں ایک قبر کو لوگ نبی صاحب کی قبر کہتے ہیں۔ یہ سنتے ہی پوری امت مسلمہ تمام ادیان سماوی، تمام تاریخی حقائق اور قرآن وسنت کو چھوڑ کر نیا فتنہ کھڑا کرنا کیا مرزا قادیانی کی دینی حیثیت کو واضح نہیں کرتا کہ وہ کیسا ملحد وبے دین تھا؟۔

(۱۰)............ (الف)...... آنحضرت ﷺ کی حدیث ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام میرے ساتھ دفن ہوں گے۔ (ب)...... امام ترمذیؒ ترمذی شریف میں فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے روضہ طیبہ میں مسیح علیہ السلام کی قبر مبارک کے لئے جگہ باقی ہے۔ (ج)...... درمنثور میں ہے کہ: ’’فیکون قبره رابعاً • ‘‘ کہ عیسیٰ علیہ السلام کی قبر روضہ طیبہ میں چوتھی قبر ہوگی۔ ۱...... آپ ﷺ۔ ۲...... سیدنا صدیق اکبرؓ۔ ۳...... سیدنا فاروق اعظمؓ۔ ۴...... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام۔ (د)...... مرزا قادیانی کو بھی تسلیم تھا کہ ممکن ہے کہ کوئی ایسا مثیل مسیح آجائے جو حضور علیہ السلام کے روضہ میں دفن ہو۔ ان تمام تصریحات کے خلاف ایک آدمی کی خبر (خبر واحد) خبر بھی وہ جس سے بعد میں وہ منحرف ہوگیا۔ اس پر عقیدہ کی بنیاد رکھنا کیا ’’ریت پر محل کی بنیاد رکھنا نہیں؟‘‘

(۱۱)............ مرزا قادیانی سے قبل روئے زمین کے کسی ایک شخص نے اس قبر کو مسیح کی قبر کہا؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس کے بعد پھر مرزا قادیانی کے کہنے کی وجہ ہی معلوم ہوگئی۔ جس سے تمام کہانی ہی فرضی ثابت ہوئی تو اب قادیانی کی روح یا قادیانیوں سے کہہ سکتے کہ......... ’’وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار‘‘ تلخ نوائی کی معافی۔ سوچئے بار بار سوچئے کہ یہ سوچنے کا مقام؟۔

2

ریکارڈ محفوظ ہے!

ایک فتنہ انگیز گروہ

قادیانیوں کی منافقت وخود غرضی اور رسول ﷺ دشمنی کا عبرت خیز مظاہرہ

قادیانی کمپنی ملک اور قوم کی جس درجہ دشمن ہے اور آئے دن جن نت نئی چالوں سے فتنہ وفساد کی چنگاریوں کو سلگانے میں مشاق ہے۔ اس سے کوئی شخص ناواقف نہیں۔ خصوصاً جب سے ملک کی سیاسی فضا مکدر ہو چکی ہے اس گروہ کی شر انگیزی میں معتد بہ اضافہ ہو چکا ہے۔ ملک کے کسی حصے سے فساد کی خبر موصول ہو تو فوراً قادیانیوں کے گھروں میں گھی کے چراغ جلنا شروع ہو جاتے ہیں اور ان کی انتہائی کوشش فساد کو اور زیادہ بڑھانے میں صرف ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ یہ گروہ اپنی کامیابی کا راز اس امر میں خیال کرتا ہے کہ وہ پنجاب کے ایک گاؤں قادیان میں علیحدہ بیٹھ کر ملک میں فتنہ وفساد کی آگ لگا کر تماشا دیکھا کرے اور ملک میں افتراق وتشتت پیدا کر کے جلب زر کا موقعہ تلاش کیا کرے۔ جس کے ثبوت کے لئے صرف یہ بات کافی ہے کہ قادیانی مذہب کے جنم لینے سے پہلے ملک کی مختلف اقوام میں بے مثال اتحاد دکھائی دیتا تھا۔ قادیانی گروہ کا پروپیگنڈہ یہ ہے کہ یہ گروہ مسلمانوں کا رہنما اور ان کی فلاح وبہبود کا واحد اجارہ دار ہے اور یہ کہ اس مذہب کا اہم مقصود اتحاد ہے۔ حالانکہ واقعات وحالات اس امر پر شاہد ہیں کہ اس گروہ سے زیادہ اتحاد کا کوئی دشمن نہیں۔ کسی اور قوم سے ہمدردی تو کجا مسلمانوں سے اس فرقہ کی ہمدردی یہ ہے کہ ان کو دائرہ اسلام سے خارج اور کافر قرار دیتے ہوئے ان کے پیچھے نماز ناجائز' ان سے رشتہ وناطہ حرام' حتیٰ کہ ان کے معصوم بچہ کا جنازہ مطلق حرام بتاتا ہے۔ اس کی ہمدردی کا یہ عالم کہ کسی اسلامی ملک میں ضعف کے آثار پیدا ہوں تو فوراً یہ گروہ اس اسلامی سلطنت کو تباہ وبرباد کرنے میں اپنا پورا زور صرف کرتا دکھائی دیتا ہے۔ مگر بایں ہمہ یہ فرقہ نہ صرف مسلمانوں بلکہ ہر قوم کے ہر معاملہ میں ''چوہدری'' بننے کی کوشش کرتا ہے۔ مثال کے طور پر آج ہم ایک واقعہ درج کرتے ہیں جو جہاں اس امر کا ثبوت ہوگا کہ یہ گروہ کبھی مسلمانوں کو ہندوؤں کے خلاف اور کبھی ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف اکسانے کا عادی ہے۔ وہاں اس امر کی بھی بین دلیل ہوگا کہ یہ فرقہ کوئی مذہبی فرقہ نہیں بلکہ ایک سیاسی تنظیم ہے جس کا مقصود مذہب کے پردے میں ایک جتھہ بندی ہے اور جس کا بڑا حربہ اپنی منافقانہ وفاداری سے حکومت کی پناہ لینا ہے۔

(ہم منافقانہ وفاداری کا لفظ اس لئے استعمال کرتے ہیں کہ ایک طرف تو یہ گروہ حکومت کو ہر روز اپنی

وفاداری کا یقین دلا کر اپنی قانون شکنیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اور دوسری طرف قادیانی لیڈر یہ اعلان کرتا ہے کہ: ''ہم اس وقت تک امن میں نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہماری اپنی بادشاہت نہ ہو۔'' (تقریر خلیفہ قادیان مندرجہ ۲۵ اپریل ۱۹۳۰ء) گویا وفاداری بھی ہے اور اپنی بادشاہت قائم کرنے کی فکر جو دوسرے الفاظ میں حکومت سے جنگ کی تیاری ہے۔)

جو واقعہ آج ہم قادیانیوں کی تفرقہ انگیزی کے ثبوت میں پیش کرنا چاہتے ہیں وہ غازی علم الدینؒ اور راجپال کا واقعہ ہے۔ جن دنوں یہ واقعہ پیش آیا اس وقت سمجھا جا سکتا ہے کہ دونوں گروہ ہندو اور مسلمان کن مرحلوں کو طے کر رہے تھے۔ عین اس وقت خلیفہ قادیان (قادیانی گروہ کا لیڈر) نے اپنی جو تقریر شائع کروا کر ملک کے طول وعرض میں پہنچائی اسے ہم درج کرتے ہیں۔ ذیل میں دو کالم بنائے جاتے ہیں۔ پہلے کالم میں وہ تقریر ملاحظہ فرمایئے اور ہر معاملہ میں چوہدری بننے اور فتنہ انگیزی کے اہم فرض کی انجام دہی دیکھیں۔ کیونکر نہایت شاندار الفاظ میں اپنا روحانی کلام مخلوق خدا تک پہنچا کر اپنے تقدس کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس تقریر کے ساتھ ہی ساتھ دوسرا کالم بھی ملاحظہ فرمایئے جو اس فتنہ انگیز گروہ کی تصویر کا دوسرا رخ ہے۔

ناظرین! ہر دو کالموں کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ بھی دیکھیں کہ اس گروہ کے دل میں سرور کائنات فخر موجودات آنحضرتﷺ کی کس قدر محبت ہے اور کیونکر یہ قادیانی لیڈر اپنی ذات کو رسول عربیﷺ سے افضل بتاتا ہے۔ جو اپنی ذات کی عزت کی حفاظت کے لئے کیا کہتا ہے اور آنحضورﷺ کی عزت کے سوال پر کیا فرمان جاری کرتا ہے۔ خلیفہ قادیان کے وہ مرید جو قادیان میں رہتے ہیں ان سے کچھ کہنا تو ہم فضول سمجھتے ہیں کیونکہ ان کا ایمان کچھ اور ہے اور وہ اس قدر جکڑے جا چکے ہیں کہ انہیں آواز بلند کرنے کی آزادی حاصل نہیں۔ انہیں خلیفہ قادیان کی ہاں میں ہاں ملانے کے سوا چارہ کار نہیں۔ حتیٰ کہ ان کے نان ونفقہ کا انحصار بھی خلیفہ قادیان کی ذات پر ہے۔ البتہ بیرونی مریدوں سے ہم اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے لیڈر کے ہر دو اقوال کے مطالعے کے بعد خوف خدا کو دل میں جگہ دے کر فیصلہ کریں کہ کیا وہ ایک غلط راستہ پر چل کر اپنا وقت اور مال تو ضائع نہیں کر رہے؟۔ ہمیں یقین ہے کہ حق کے متلاشی ضرور راہ ہدایت پائیں گے۔

کالم ۱... واقعہ راجپال پر خلیفہ قادیان کی رائے زنی اور رسولؐ دشمنی کا زبردست ثبوت

(۱) ....میں حیران ہوں کہ بعض دفعہ اچھے خاصے تعلیم یافتہ اور سمجھدار انسان بجائے اس کے کہ جرائم اور خونریزیوں کی پوری قوت اور سختی سے مذمت کریں ایسے فقرے کہہ جاتے ہیں کہ گورنمنٹ نے ہی ایسی سختی کے لئے

لوگوں کو مجبور کیا ہے۔

(۲)............میں سمجھتا ہوں کہ قومی رہنماؤں کا بھی فرض ہے کہ جھوٹ' فریب' دغابازی' مکاری' چوری' ڈاکہ' قتل وغارت اور خونریزی وغیرہ جرائم کی خواہ وہ حصول آزادی کے لئے ہی کئے جائیں پورے زور کے ساتھ مذمت کریں۔ یہ کافی نہیں کہ جلسوں میں توریزولیوشنز پاس کردیں۔ لیکن پرائیویٹ مجالس میں ان کی تعریف کریں۔

(۳)............ہمارے ملک کے لوگ مذہب کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ رسولوں کے دنیا میں آنے اور سچے مذہب کی غرض اگر کوئی ہوسکتی ہے تو یہی کہ انسان کو جرم کے ارتکاب سے پہلے روکا جائے۔ گورنمنٹ کا قانون مجرم کو ارتکاب جرم کے بعد پکڑ کر سزا دیتا ہے۔ لیکن مذہب کا کام یہ ہے کہ ارتکاب سے پہلے روکے۔

(۴)............ناروا افعال پر جتنا بھی اظہار مذمت کیا جائے اتنا ہی قومی خدمت ہے۔ جو مائیں محبت سے اپنی اولاد کے جرائم کو چھپاتی ہیں وہ مائیں خیرخواہ نہیں بلکہ اولاد کی دشمن ہیں۔

(۵)............(قتل راجپال محض مذہبی دیوانگی کا نتیجہ ہے) جو لوگ قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں اور جو ان کی پیٹھ ٹھونکتا ہے وہ بھی قوم کا دشمن ہے۔

(۶)............جو لیڈر ان کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں وہ خود مجرم ہیں۔ قاتل وڈاکو ہیں۔

(۷)............(جو لوگ توہین انبیاء کی وجہ سے قتل کریں) ایسے لوگوں کو دبائے اور ان سے اظہار برات کرے۔

(۸)............وہ نبی بھی کیسا نبی جس کی عزت کو بچانے کے لئے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں وجس کے بچانے کے لئے اپنا تباہ کرنا پڑے۔ یہ سخت نادانی ہے۔

(۹)............بعض نادان یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ (ﷺ) کی ہتک کی سزا قتل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تاریخ سے کوئی ایک مثال ہی ایسی پیش کی جائے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کسی ایک انسان کو بھی محض آپ ﷺ کو برا کہنے کی وجہ سے قتل کیا گیا ہو۔

(۱۰)............نبی کریم (ﷺ) کے زمانے میں کسی ایک انسان کو بھی محض آپ ﷺ کو برا کہنے کی وجہ سے قتل کیا گیا ہو............لیکن رسول اللہ کی ساری زندگی میں ان میں سے ایک شخص بھی قتل نہیں کیا گیا۔ بلکہ صحابہ کے زمانے میں بھی کوئی نہیں ہوا۔

(۱۱)............غرض قتل پر آمادہ ہوجانے کا طریقہ غلط ہے اور اس سے قوموں کے اخلاق تباہ ہوجاتے ہیں۔

(۹)............ اگر یہی شخص (غازی علم الدین) قاتل ہے جو گرفتار ہے تو اس کا سب سے بڑا خیر خواہ وہی ہوسکتا ہے جو اس کے پاس جائے اور اسے سمجھائے کہ دنیاوی سزا تو تمہیں اب ملے گی ہی۔ لیکن قبل اس کے کہ وہ ملے تمہیں چاہئے خدا سے صلح کرلو۔ اس کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ اسے بتایا جائے کہ تم سے غلطی ہوئی۔ اب تمہارے جرم کو کم تو نہیں کرسکتے۔ لیکن بوجہ اس کے کہ تم ہمارے بھائی ہو۔ تمہیں مشورہ دیتے ہیں کہ توبہ کرو۔ گریہ وزاری کرو اور خدا کے حضور گڑگڑاؤ۔ یہ احساس ہے۔ جو اگر اس کے اندر پیدا ہوجائے تو وہ خدا کی سزا سے بچ سکتا ہے۔ اور اصل سزا وہی ہے۔

(۱۳)............ (ایسے افعال کے کرنے والے) ۳۳ کروڑ انسانوں کے قاتل ہیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ لوگ ان کی عزت کریں تو صحیح راستہ اختیار کریں۔ فریب سے عزت نہیں کرائی جاسکتی۔ دنیا آخر صحیح نتیجہ پر پہنچ جاتی ہے اور ملامت کے قابل کی ملامت اور عزت کے مستحق کی عزت کرتی ہے۔

(تقریر خلیفہ قادیان مطبوعہ الفضل ۱۹ اپریل ۱۹۲۹ء ج ۱۶ نمبر ۸۲ ص)

کالم ۲... اپنی ذات کی عزت کیلئے خلیفہ قادیان کی طرف سے قتل و غارت کی پرزور تلقین

(۱)............ یہ سوال (مباہلہ والوں کا خاتمہ: ناقل) ایک فرد (خلیفہ) کا سوال نہیں بلکہ جماعت کی عزت اور خلافت کے درجے کے وقار کا سوال ہے۔ پس یا تو جماعت اپنے اس حق کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے اس تذلیل پر خوش ہوجائے یا پھر تیار ہوجائے کہ خواہ کوئی قربانی (قتل) کرنی پڑے۔ اس حق کو لے کر رہے گی...... ہم مجبور ہوں گے کہ یہ سمجھ لیں کہ چونکہ ایسے موقعہ پر لوگ تلوار بھی اٹھا لیتے ہیں۔ آغا خانیوں میں سے بعض لوگ باغی ہوگئے تو سخت خونریزی ہوئی۔ باغیوں کو جان سے مار دیا جاتا۔ (الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۳۰ء ج ۷ اش ۹ ۷ ص ۷)

(۲)............ خلیفہ قادیان نے مباہلہ والوں کے متعلق حسب ذیل پیش گوئی کی کہ: ”عنقریب مباہلہ والوں پر جسمانی موت وارد ہوگی۔“

(الفضل یکم اپریل ۱۹۳۰ء ج ۷ اش ۶ ۷ ص ۱۴)

اور اس پیش گوئی کو پورا کرنے کے لئے یہ وعظ کیا۔ اگر کوئی پولیس کی خوشامد کرے گا تو میں اسے سزا دوں گا۔ اگر کسی کو پھانسی کی سزا بھی دی جائے (پھانسی کی سزا کس فعل پر ہوا کرتی ہے؟) اور وہ بزدلی دکھائے تو ہم اسے ہرگز منہ نہ لگائیں گے۔ بلکہ میں تو اس کا جنازہ بھی ہرگز نہ پڑھوں گا۔ جھوٹ ہرگز نہ بولے اور صاف کہہ دے کہ میں نے مارا ہے۔ ایسا کرنے والا ہمارا بھائی ہے اور ہم اسے شریک حال سمجھیں گے:

"احمدی کسی گورنمنٹ سے ہرگز نہیں ڈرتے۔ کم از کم میں تو کسی گورنمنٹ کے قانون سے شمہ بھر نہیں ڈرتا۔"

(الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۳۰ء ج ۱۷ ش ۹۷ ص ۷)

(۳)..........مذہب سے کورے لوگوں کا قصہ تو ہوا مذہبی امامت کا مدعی کیا سکھاتا ہے جو کرایہ دار قاتل کی پیٹھ ٹھونکتا ہے۔ ۱......قاتل کو مجاہد کا خطاب دیا جاتا ہے۔ ۲......اس مجاہد کی روغنی تصویر شائع کی جاتی ہے۔ ۳......اس کے مقدمے پر دین کی اشاعت کے لئے جمع کردہ روپیہ بے دریغ صرف کیا جاتا ہے۔ پریوی کونسل تک مقدمہ لے جاتا ہے۔ ۴......خود خلیفہ بمعہ جماعت چالیس روزے اور دن رات رہائی کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ (تاکہ دنیا قبولیت دعا کا زندہ نشان دیکھے۔)

(دیکھو پرچہ جات الفضل ۹ مئی، ۵ جولائی ۱۹۳۰ء، ۹ مئی ۱۹۳۱ء)

(۴)..........میاں علم الدینؒ کے فعل ناروا پر پرزور ملامت مگر اپنی عزت قائم کرنے کے لئے کرایہ دار قاتل مہیا کیا (جس نے ۲۳ اپریل کو حاجی محمد حسین کو قتل کر دیا اور مولوی عبدالکریم پر قاتلانہ وار کیا) اس مجرم کے قتل کا جرم چھپانے کے لئے خلیفہ قادیان پریوی کونسل تک گیا اور ہزارہا جتن کئے۔

(۵)..........سرور کائنات ﷺ کی ذات وصفات اور حضور علیہ السلام کی ازواج مطہرات پر ناپاک حملوں پر یہ تقدس آمیز وعظ۔ مگر اپنے اہل وعیال کی عزت کی حفاظت کے لئے کیا فرماتے ہیں: "عرب میں ایک عورت نے معمولی سی بے عزتی پر نعرہ یاللذل بلند کیا تو اس کی قوم کے ہزارہا جوان مرد اور غیور انسانوں کی خون آشام شمشیریں میانوں سے باہر آگئیں.......... احمدیت مذہبی معاملات میں ولکم فی القصاص حیاۃ کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔"

(الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۳۰ء ج ۱۷ ش ۹۷ ص ۳)

(۶)..........کرایہ دار قاتل بھیجنے سے پہلے بطور تیاری ڈیفنس یہ الفاظ کس نے کہلوائے تھے؟: "ہماری قوم اپنے مقدس امام کی خفیف سے خفیف ہتک برداشت نہ کرے گی اور جان و مال تک قربان کر دے گی۔ بدامنی اور خونریزی کی ذمہ دار حکومت ہوگی۔"

(الفضل ۱۵، ۲۲ اپریل ۱۹۳۰ء)

(۷)..........نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں تو ایسا نہ ہوا مگر قادیانی خلافت میں تو ہو گیا۔

(۸)..........واقعی قادیانیوں کے اخلاق تباہ ہو گئے اور دن بدن ہوتے جائیں گے۔ جنہوں نے جہاد کی حرمت کا دعویٰ کرتے ہوئے "امن کے شہزادہ" کی امت ہوتے ہوئے ایک بے گناہ مسلمان کو قتل کیا۔

(۹)..........کرایہ دار قاتل کو توبہ کرنے، گریہ وزاری کرنے، خدا کے حضور گڑگڑانے کی تلقین کرنے کے لئے کوئی نہ بھیجا گیا۔ بلکہ اس کا فوٹو شائع کر کے اس کو خوش کیا گیا۔ مجاہد کا خطاب دیا گیا۔ رہا کروانے کا یقین دلایا گیا

اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا اور اس کے بزدلانہ فعل کو جہاد قرار دیتے ہوئے اس کی موت پھانسی کو شہادت کا لقب دیا گیا۔ اس کے تابوت کو خود کندھا دیا۔ اس کے لئے بہت لمبی دعا کی۔ اس کا جنازہ خود پڑھایا اور اب اس کو ملہم ولی اللہ بتایا جاتا ہے۔ (الفضل ۳۱ مئی ۱۹۳۱ء)

(۱۰)............واقعی دنیا آخر کار صحیح نتیجہ پر پہنچ جاتی ہے۔ آج تم اپنے مصنوعی تقدس سے قبولیت دعا کے دعاوی سے مریدوں کی آنکھوں پر پٹی باندھے جاؤ۔ مگر عنقریب دنیا حقیقت حال سے آگاہ ہو جائے گی اور ملامت کے قابل کی تا قیامت ملامت کرے گی:

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

معزز ین ناظرین! مذکورہ بالا ہر دو کالموں کو بار بار پڑھیں اور دیکھیں کہ قادیانی کیونکر ہر وقت فتنہ وفساد پیدا کرنے کی تاک میں رہتے ہیں۔ ہمارا یہ مضمون نامکمل رہے گا اگر ہم قادیانی لیڈر کا حسب ذیل تازہ ترین فرمان نہ نقل کریں جو اس امر کا ثبوت ہے کہ خلیفہ قادیان کا آج سے دو سال پہلے اگر واقعہ راجپال پر رائے زنی کر کے ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑ کانا مقصود تھا تو آج فتنہ پھیلانے کا اور ڈھنگ پیش نظر ہے: ”میں آئندہ ماہ میں ایک ہزار آدمی ایسے تیار کروں گا جو آریہ لیڈروں کے حالات شائع کریں گے اور یکے بعد دیگرے قید ہوتے جائیں گے۔“

(الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۳۱ء)

خدا ہر بھائی کو اس گروہ کی شرانگیزیوں سے محفوظ رکھے۔

خادم قوم سیکرٹری صدر انجمن مباہلہ امرتسر

اطلاع صدر انجمن مباہلہ امرتسر نے پوسٹروں اور ٹریکٹوں کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اپنے اپنے شہر یا قصبہ میں انجمن کی شاخ قائم کر کے مطلع فرمائیں۔ ہر ماہ حسب ضرورت ٹریکٹ و پوسٹر آپ کو پہنچا کریں گے۔ چندہ حسب توفیق لیا جاتا ہے۔ تاکہ ہر مسلمان اس کام میں شریک ہو سکے۔ فارم ممبری طلب فرمائیں۔ **نوٹ:** برادران اسلام سے التماس ہے کہ یہ پوسٹر اپنی مساجد اور مناسب جگہوں پر چسپاں فرما کر دینی خدمت میں حصہ لیں۔ قادیانی مذہب کی تردید کے لئے اخبار مباہلہ امرتسر کا مطالعہ فرمایا کریں۔

(ضمیمہ اخبار مباہلہ امرتسر یکم جولائی ۱۹۳۱ء)

پروفیسر منور احمد ملک

بسلسلہ میں بھی ایک احمدی تھا

قادیانیوں کی ڈھٹائی

کہتے ہیں کہ کسی ہندو بنئے کا کسی مسلمان سے جھگڑا ہو گیا۔ بنیا خاصا کمزور اور دبلا پتلا تھا۔ مگر بڑے غصے اور اکڑ والا تھا۔ مسلمان طاقتور اور پہلوان قسم کا تھا۔ مسلمان نے بنئے کی خوب پٹائی کی۔ نیچے گرا کر گھونسوں' مکوں سے خوب ٹھکائی کی۔ جب اسے چھوڑا تو بنیا کھڑا ہوا۔ کپڑے جھاڑے اور مسلمان کو للکارتے ہوئے کہنے لگا ''اب کے مار'' یعنی اب مجھے مار کر دیکھو۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب تم نہیں مار سکتے۔ اگر مارو گے تو خوب جواب بھی ملے گا۔ پہلوان نے دوبارہ اسے ''گوڈوں'' کے نیچے لے لیا اور ایک بار پھر مکوں کی بارش سے خوب سیراب کیا۔ جب خطرہ پیدا ہوا کہ کہیں گلے ہی نہ پڑ جائے تو اسے چھوڑ دیا۔ بنیا بمشکل سیدھا ہوا اور پھر للکار کر کہنے لگا ''اب کے مار'' پہلوان نے تیسری بار اس کی للکار کا جواب دیتے ہوئے اس کی آکڑ کو نچوڑ ڈالنے کی غرض سے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی۔ اب اسے یقین ہو رہا تھا کہ اب کی بار 302 کا کیس بنتا نظر آ رہا ہے۔ پھر جب اسے چھوڑا تو بنیا بڑی مشکل سے کھڑا ہوا مگر پھر للکار دی کہ ''اب کے مار''

اس طرح یہ قول بطور محاورہ مشہور ہو گیا کہ مار بے شک پڑے پلے کچھ نہ رہے مگر اکڑ نہ جائے تو یہ محاورہ استعمال ہوتا ہے۔ دم کو سیدھا کرنے والی بات یہاں مناسب معلوم نہیں ہوتی۔ قیام پاکستان کے بعد 1947ء تا 1953ء قادیانی جماعت نے پاکستان میں اچھی خاصی جگہ بنا لی تھی۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی تھے۔ فوج کے سینئر آفیسر جنرل نذیر احمد قادیانی تھے۔ قیام پاکستان سے قبل کے 50 سالوں میں قادیانی جماعت نے قادیانیوں سے چندے اکٹھے کر کے خوب دولت اکٹھی کر لی تھی۔ اس دولت کو لے کر پاکستان میں داخل ہوئی۔

قیام پاکستان کے بعد سر ظفر اللہ مرتد کی خدمات سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے کلیم در کلیم کیش کروائے۔ مرزا قادیانی کے خاندان کے تمام شہزادوں کو جاگیردار بنا دیا گیا۔ قادیانی جماعت نے بھی خود زمین حاصل کی۔ قادیانی جماعت نے اپنا ایک علیحدہ شہر آباد کرنے کے لئے ربوہ (چناب نگر) کے نام سے شہر آباد کیا جس میں قادیانی جماعت کی حکومت تھی۔ اس طرح جماعت نے اپنا اچھا خاصا وزن پاکستان میں بنا لیا۔

1953ء میں قادیانیوں کے خلاف تحریک شروع ہوئی۔ اس تحریک ختم نبوت کے ذریعہ عوام الناس کو

قادیانیت کے بارے میں سمجھنے کا موقع ملا۔عوام میں بیداری پیدا ہوئی۔ عام مسلمانوں کو علماء نے تحریر و تقریر سے باور کروایا کہ قادیانی نہ صرف غیر مسلم ہیں بلکہ گستاخ رسول بھی ہیں۔ اس طرح قادیانیوں کے خلاف خاصی نفرت پیدا ہونے لگی۔ قادیانی اپنے وزن کی وجہ سے یہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ ان کے خلاف تحریک چل سکتی ہے۔ تحریک ابھی آغاز پر ہی تھی کہ وزیر خارجہ سر ظفر اللہ قادیانی ملعون کو ایک جلسہ عام میں جو قادیانیوں نے ترتیب دیا تھا کراچی کے پارک میں مدعو کیا گیا کہ وہ آ کر تقریر کریں۔ مسلمانوں نے اس بات کا فوراً نوٹس لیا اور دھمکی دی کہ اگر قادیانی وزیر خارجہ نے اس متنازعہ مذہبی جلسہ میں شمولیت کی تو خطرناک ہوگا۔ مگر قادیانی اس زعم میں تھے کہ حکومت اپنی ہے۔ حالانکہ ان کو یہ حقیقت بھی سامنے رکھنی چاہئے تھی کہ اگر ایک وزیر اور ایک جنرل کے قادیانی ہونے کی وجہ سے حکومت اپنی ہو سکتی ہے یا قادیانیوں کی مدد کر سکتی ہے تو حکومت کا سربراہ باقی تمام وزیر اور دیگر تمام جرنیل جس دھڑے میں ہوں گے حکومت ان کی مدد کیوں نہ کرے گی۔ بلکہ ان کی زیادہ ہوگی۔ چنانچہ اپنے اس زعم کے زیر اثر سر ظفر اللہ قادیانی نے تمام دھمکیوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے شرکت کی۔ ان کی آمد کے ساتھ ہی عوام بپھر گئے اور جلوس کی شکل اختیار کر کے جلسہ گاہ کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ انتظامیہ نے روکنا شروع کیا تو عوام میں جوش اور نفرت مزید بڑھنے لگی۔ یہاں تک کہ سر ظفر اللہ قادیانی کی تقریر کے دوران عوام کی طرف سے ردعمل اتنا زیادہ ہو گیا کہ تمام جلسہ متاثر ہو گیا اور سر ظفر اللہ قادیانی اپنی تقریر مختصر کر کے انتظامیہ کی زیر نگرانی وہاں سے جان بچا کر نکلے۔ قادیانیوں کی طرف سے اپنی اس ہٹ دھرمی کی وجہ سے حالات یکسر بدل گئے۔ قادیانی حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ہاتھ ہولا رکھنے کی بجائے ڈٹ گئے۔ پھر قادیانیوں کے لئے ایسی آگ بھڑک اٹھی کہ جس نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

پورے ملک میں قادیانیوں کے خلاف تحریک چل پڑی۔ قادیانیوں کے خلاف جلوس نکالے جانے لگے۔ جلسوں میں تقاریر میں قادیانیوں کے خلاف نفرت اور مسلمانوں میں غیرت ایمانی ابھاری جاتی۔ قادیانیوں کی تعداد کم ہونے لگی۔ لوگ قادیانی جماعت کو چھوڑ کر پناہ ڈھونڈنے لگے۔ قادیانی لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔ پوری پوری قادیانی جماعتیں ختم ہو گئیں۔ بہت سی قادیانیوں کی عبادت گاہیں مسلمانوں کو مل گئیں۔ جہلم میں جادہ' چک جمال' کوٹ بھیرہ' کوٹلا فقیر' کریم پور' دارا پورہ' میں تمام کے تمام قادیانی مسلمان ہو گئے۔ جہلم کی بڑی جماعتوں محمود آباد' جہلم شہر' کالا گوجراں اور پنڈ دادن خان کی تعداد نمایاں طور پر کم ہو گئی۔ قادیانیوں کو اس سے بھی بڑا نقصان یہ ہوا کہ مسلمان بیدار ہو گئے۔ مسلمانوں کو علماء نے یہ باور کروایا کہ قادیانی نہ صرف مسلمان نہیں بلکہ گستاخ رسول بھی ہیں۔ اس سے عام مسلمان اور قادیانیوں میں بہت دوری پڑ گئی۔ پہلے قادیانی اپنے اپنے علاقوں میں خاصے بارعب

تھے۔ اپنا قادیانی وزیر خارجہ اور اپنا قادیانی جرنیل اس طرح پیش کرتے کہ جیسے بڑے بھائی ہوں۔ اس سے وہ رعب ڈال لیتے تھے۔ مگر جب تحریک چلی تو سب کو راہ فرار نہ ملتی تھی اور جائے پناہ کے لئے مسلمانوں میں اپنے دوست تلاش کئے جانے لگے۔ اس سے قادیانی ایسے خوف کا شکار ہوئے کہ نوکریوں' میلوں' ٹھیلوں میں شاپنگ میں' سکولوں' کالجوں میں اور سفر میں خاصے محتاط ہو گئے۔ کسی کو قادیانی بتاتے ڈرتے تھے کہ کسی کو پتہ نہ چل جائے۔ اس طرح قادیانیوں کو اتنی مار پڑی کہ آج بھی ان کو اچھی طرح یاد ہے۔

دوسری طرف قادیانیوں کے سرکردہ رہنماؤں نے قادیانی جماعت کا مورال بڑھانے کے لئے قادیانی جماعت کے افراد کو یہ کہنا شروع کر دیا کہ دیکھ لو۔ دشمن نے کتنا زور لگایا مگر قادیانی جماعت کو ختم نہ کر سکا اور یوں دشمن ناکام لوٹ گیا۔ آئندہ بھی جو قادیانی جماعت کو ختم کرنے کے لئے اٹھے گا اسے منہ کی کھانی پڑے گی۔ دوسرے لفظوں میں قادیانی کپڑے جھاڑ کر ایک بار پھر پہلوان کو کہہ رہے تھے "اب کے مار"

جس طرح اس بنئے کو بھی یہ گمان تھا اور وہ اس موقف میں درست بھی تھا کہ اسے پہلوان نے صرف مارا پیٹا ہے ختم تو نہیں کر دیا۔ یعنی جان سے تو نہیں مار دیا۔ مگر اسے مار سے ہونے والی ذلت ورسوائی نظر نہ آئی۔ اسے اپنا تمام رعب اور عزت خاک میں ملتی نظر نہ آئی۔ اسے آئندہ کے لئے سر نہ اٹھا سکنے کی حالت نظر نہ آئی۔ بس اسے صرف یہ خوشی تھی کہ پہلوان نے اسے جان سے تو مار نہیں دیا۔ لہذا قادیانیوں نے بھی یہ علی الاعلان کہنا شروع کر دیا کہ مسلمانوں نے پورا زور لگا کے دیکھ لیا۔ مولانا مودودی' مفتی محمودؒ اور عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیسے سرکردہ علماء نے زور لگا کے دیکھ لیا مگر قادیانی جماعت کو ختم نہ کر سکے۔ مگر وہ یہ نہ دیکھ سکے کہ ان کی عزت اور رعب خاک میں مل گیا ہے۔ ذلت ورسوائی سے منہ پر صرف سفید آنکھیں ہی نمایاں نظر آ رہی ہیں۔ انہیں آئندہ کے لئے اپنے معاشرے میں سر نہ اٹھا سکنے کی حالت نظر نہ آئی۔ انہیں ہزاروں قادیانیوں کا یتیم' بیوہ' بے روزگار اور ذلیل ورسوا ہونا نظر نہ آیا۔ وہ سب کچھ گنوا کر بھی بے مزہ نہ ہوئے اور ایک بار پھر مسلمانوں کو للکارنے لگے کہ "اب کے مار"

1953ء کے بعد کچھ عرصہ تک قادیانی دبے رہے۔ ایوب خان کے دور میں قادیانیوں کے پھر پر پرزے نکلنے لگے۔ سر ظفر اللہ خان قادیانی ملعون وزارت خارجہ سے فارغ ہو کر عالمی عدالت میں بطور جج چلے گئے۔ مرزا مظفر احمد قادیانی (ایم ایچ احمد' مرزا بشیر کے بھائی) وزارت خزانہ میں سیکرٹری کے عہدے پر پہنچ گئے جن سے قادیانیوں کو خاصا حوصلہ ملنا شروع ہو گیا۔ قادیانی ایک بار پھر بھول گئے کہ سیکرٹری کے اوپر وزیر' وزیر اعظم' صدر کے عہدے بھی ہوتے ہیں اور ان پر کوئی قادیانی نہ تھا۔ پھر دوسری وزارتوں کے بھی عہدے دار جن کی تعداد درجنوں میں ہے وہ سب

غیر قادیانی تھے۔ اگر ایک افسر کے آنے سے آپ کی پوزیشن بن رہی ہے تو جس دھڑے میں باقی سب آفیسرز ہیں۔ ان کی پوزیشن کیوں نہیں بنتی؟۔ 1965ء کی جنگ میں جنرل اختر حسین، ملک اور ان کے بھائی بریگیڈیئر (بعد میں جنرل) عبدالعلی ملک کے نام سامنے آئے۔ یہ دونوں بھائی قادیانی تھے۔

قادیانیوں نے ان کو خوب کیش کروایا۔ 1971ء میں میجر جنرل افتخار جنجوعہ چھمب جوڑیاں میں آپریشن کے دوران مارا گیا۔ بعد میں ان کے نام سے افتخار آباد نام رکھا گیا جو ابھی تک قائم ہے۔ یہ بھی قادیانی تھے۔ ایئر فورس میں ظفر چوہدری قادیانی ائیر مارشل کے عہدے پر پہنچے۔ لہذا ان کے ناموں سے قادیانیوں نے اپنا خوب رعب جمایا۔ دوسری طرف ذوالفقار علی بھٹو کی پیپلز پارٹی کو 1970ء کے الیکشن میں قادیانی جماعت نے کھل کر سپورٹ کیا تو وہ کامیاب ہوگئی۔ جس سے قادیانیوں نے پانچوں گھی میں سمجھ لیں۔

1974ء تک ایک نئی نسل تیار ہو چکی تھی۔ یعنی جو 1953ء کے بعد پیدا ہوئی۔ وہ 1974ء تک مکمل جوان ہو چکی تھی۔ لہذا اسے 1953ء کے حالات یا مار یاد نہ تھی۔ اور جنہوں نے ہوش وحواس سے 1953ء کے حالات دیکھے تھے وہ بڑھاپے کی حد کو چھو رہے تھے تو گویا جوش والی نسل پرانے سبق سے بے بہرہ تھی۔

مئی 1974ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کے گروپ نے شمالی علاقہ جات کا سات روزہ دورہ کیا۔ سفر کے دوران بذریعہ ریل وہ چناب نگر (ربوہ) اسٹیشن پر سے گزر رہے تھے کہ انہوں نے وہاں نعرہ بازی کی جس سے قادیانیوں کی توجہ اس طرف ہوئی اور انہوں نے ان کے متعلق پلاننگ شروع کر دی۔ اب اسی پلاننگ میں ساری کی ساری نوجوان نسل شامل تھی جو 1953ء کے سبق سے بے بہرہ تھی۔ 29 مئی کو جب نشتر کالج کے طلباء واپس ملتان آ رہے تھے تو سرگودھا ریلوے اسٹیشن پر ان کی نگرانی قادیانی نوجوان کرنے لگے اور چناب نگر (ربوہ) پہنچ کر ان کی ٹھکائی کرنے کے لئے تیار ہونے لگے۔ جب گاڑی چناب نگر (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر رکی تو باقاعدہ پلاننگ سے گاڑی روک کر (اسٹیشن ماسٹر قادیانی تھا) نشتر کالج کے طلباء کی خوب پٹائی کی۔ اسٹیشن کے قریب علاقہ منڈی کے جوان پہلے ہی اپنے علاقے میں ڈانگ مار گروہ کی حیثیت سے ایک رعب رکھتے تھے۔ انہیں اپنے جوہر دکھانے کا موقع مل گیا۔ بس پھر کیا تھا۔ قادیانیوں نے کالج کے طلباء کو خوب مارا پیٹا اور انہیں لہولہان کر کے اس پیغام کے ساتھ رخصت کیا کہ کرلو جو کرنا ہے۔ دیکھ لیتے ہیں تم کیا کرتے ہو۔ دوسرے لفظوں میں کہ ''اب کے مار'' اس واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کے فوراً بعد پورے ملک میں آگ بھڑک اٹھی۔ سارا ملک ناموس رسالت کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ 1953ء میں تیار ہونے والا پلیٹ فارم صاف کر کے دوبارہ استعمال کے قابل ہوگیا۔ 29 مئی 1974ء کو یہ واقعہ ہوا تو 30 مئی کو

مختلف شہروں میں مکمل ہڑتال ہوگئی۔ 2 جون کو جہلم میں ہڑتال ہوئی۔

اس تحریک کے نتیجے میں قادیانیوں کو قومی اسمبلی کے ذریعہ آئین میں ترمیم کر کے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ پہلے قادیانیوں کو اپنا پورا موقف بیان کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ تب فیصلہ کیا گیا۔

مرزا طاہر نے قادیانیوں میں تبلیغ کا جوش بھر دیا۔ ہر ضلع، تحصیل، حلقہ، محلّہ کی جماعت کو پابند کیا گیا کہ وہ اپنے معیار کے لحاظ سے تبلیغی مجالس منعقد کریں اور پھر زیر تبلیغ غیر قادیانیوں کو ان مجالس کے بعد مرکز میں لے کر آئے۔ بس پھر کیا تھا۔ پوری قادیانی جماعت اس میں مصروف ہوگئی۔ پورے جوش کے ساتھ ہر قادیانی تبلیغ کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ ہر محلے میں چائے پانی کی مجالس شروع ہوگئیں۔ جس میں غیر قادیانی حضرات کو بلایا جاتا اور ان کو تبلیغ کی جاتی۔ جو کہ اب بھی مسلمان نوجوانوں کو چائے پارٹی کے نام سے بلایا جاتا ہے۔ اور قادیانیت کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ جس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے کہ فلاں دن فلاں جگہ مجلس سوال و جواب منعقد ہوگی۔ جس میں اتنے غیر از جماعت دوست حاضر ہوتے ہیں۔ یہ ریکارڈ چناب نگر (ربوہ) میں پہنچایا جاتا ہے۔ مجالس کا یہ سلسلہ محلے سے لے کر تحصیل و ضلع لیول تک ہوتا اور پھر پوری تحصیل یا ضلع کا ایک اجتماعی قافلہ بذریعہ بس چناب نگر (ربوہ) جاتا ہے جس میں اکثریت غیر از جماعت دوستوں کی ہوتی ہے۔ وہاں دارالضیافت میں خوب خاطر مدارت کی جاتی ہے۔ تین چار گھنٹے تک مختلف مربیوں کے ذریعے تقاریر اور سوال و جواب کرائے جاتے ہیں اور آخر پر بیعتوں کے لئے کہا جاتا ہے۔ مشاہدہ یہ تھا کہ سو غیر قادیانی حضرات کے قافلہ میں سے کبھی ایک اور کبھی خالی اس طرح بہت کم پھل ملتا۔

مرزا طاہر نے قادیانی جماعت میں تبلیغ کا جوش بھر دیا۔ بیعتوں کے سلسلے میں کوئی کامیابی نہ ہوئی مگر اس سے جماعت کا مورال بڑھ گیا اور وہ اتنی چارج ہوگئی کہ ہر قادیانی دنیا پر حکومت کرنے کے خواب دیکھنے لگا۔ کیونکہ ہر قادیانی کو یہی باور کرایا جاتا کہ بہت جلد پوری دنیا کے لوگ قادیانی ہو جائیں گے اور پوری دنیا پر قادیانیوں کی حکومت ہوگی۔

1983ء میں قادیانی تبلیغ کے میدان میں سخت سرگرم تھے۔ اس کے ردعمل پر تحریک شروع ہوئی تو 1983ء کے آخر پر تحریک زوروں پر تھی۔ 1983ء کے جلسہ سالانہ میں مرزا طاہر نے قادیانیوں کو خوب چارج کیا۔ جس سے ان کا مورال بڑھ گیا۔ 1984ء میں مارچ کے مہینہ میں قادیانی جماعت نے ایک کتاب بعنوان ''اک حرف ناصحانہ'' شائع کی۔ اسے پورے پاکستان میں تقسیم کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی گئی۔ میں اس وقت لاہور میں احمدیہ ہوسٹل دارالحمد (A-134 نیو مسلم ٹاؤن لاہور) میں ایم ایس سی کے دوران مقیم تھا۔ وہاں پر ڈیڑھ ہزار کتاب تقسیم کرنے کے لئے ہماری ڈیوٹی لگائی گئی۔ رات کو پروگرام بنا۔ پروگرام کے مطابق ہم صبح اذان سے قبل اٹھے۔ دو دو سو کتاب اٹھائی

اور دو دو لڑکوں پر مشتمل سات آٹھ کا گروپ فیلڈ میں چلے گئے۔ ہم نے پروگرام کے مطابق گھروں کے اندر گیٹوں کے نیچے سے کتاب کو اندر پھینکنا شروع کر دیا۔ سورج کے طلوع ہونے سے قبل ساری کتابیں تقسیم ہو گئیں۔ پورے لاہور میں غالباً پچاس ہزار تقسیم کی گئیں۔ گلبرگ کے کچھ پر جوش قادیانی نوجوانوں نے سورج نکلنے کے بعد اور مارکیٹیں کھلنے کے بعد لوگوں کے ہاتھوں میں کتابیں دیں۔ اس سے کچھ تلخیاں بھی پیدا ہوئیں۔ بلکہ چند نوجوانوں کی پٹائی بھی ہوئی اور مقدمات بھی بنے۔ بعد میں اطلاعات ملتی رہیں کہ پاکستان کے مختلف شہروں میں قادیانیوں پر پمفلٹ تقسیم کرنے پر مقدمات بنے۔ قادیانی جماعت نے یہ موقف اختیار کیا کہ اپنا موقف پیش کرنے کا ہر ایک کو حق ہے۔ اس میں برا منانے والی کیا بات ہے؟ آپ اس کا جواب دیں؟۔ اگر دے سکتے ہیں تو؟۔ جماعت نے اس موقف کا بار بار اظہار کیا۔ دلچسپی کے لئے جماعت کے اس موقف کا عملی مظاہرہ بھی پڑھیے:

1999ء میں میں اپنے خاندان کے ساتھ قادیانیت کو چھوڑ کر مسلمان ہو گیا اور ایک مضمون بعنوان قادیانی جماعت کی تعداد اور پچاس لاکھ بیعتیں تحریر کیا۔ جسے مجلس تحفظ ختم نبوت نے ''ماہنامہ لولاک'' رسالے میں جولائی یا اگست میں شائع کیا اور اس کی چند کاپیاں محمود آباد جہلم کے چند قادیانیوں کو بھی ارسال کی گئیں۔ قادیانی جماعت نے اس کا سخت برا منایا۔ ان کی خواتین نے گالیاں دیں' مردوں نے دھمکیاں دیں اور آج تک ان کے مرد اس وجہ سے ناراض ہیں۔ اب کہاں گیا یہ موقف کہ ہر ایک کو اپنا موقف بیان کرنے کا حق ہے؟۔ اس کا تحریری جواب دینا چاہیے۔ ناراضگی کی ضرورت نہیں۔ اب بھی قادیانی جماعت اگر اس موقف پر قائم رہتی تو بات تھی۔

''ایک حرف ناصحانہ'' کی تقسیم کے بعد مسلمانوں میں اور زیادہ اشتعال پیدا ہو چکا تھا۔ پورے ملک میں قادیانیوں کے خلاف جلوس نکلنے لگے اور قادیانیوں کی اس پکار کہ ''اب کے مار'' پر مسلمان حرکت میں آ چکے تھے۔ کئی شہروں میں تصادم بھی ہوئے۔ سربراہ حکومت جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم پر دباؤ پڑا کہ 1974ء میں کی جانے والی ترمیم کی قانون سازی کی جائے۔ اپریل کے مہینہ میں ہر شہر اور ضلع میں جلوس نکلنے شروع ہو گئے اور مسلمانوں کی طرف سے اپریل 1984ء کو اسلام آباد میں ایک فیصلہ کن جلسہ اور پھر جلوس نکالنے کا اعلان کر دیا گیا۔ مگر اس کا مرحلہ نہ آیا اور جنرل ضیاء الحق مرحوم کی حکومت نے 26 اپریل کو ایک آرڈیننس جاری کر دیا جس کے مطابق کوئی قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ اپنے قول وفعل سے بھی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتا۔ اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتا۔ عبادت کے لئے بلانے کے لئے مسلمانوں کے طریق کے مطابق اذان نہیں دے سکتا اور نہ ہی مرزا قادیانی کی بیوی کے لئے ام المومنین اور ساتھیوں کے لئے صحابی جیسے الفاظ استعمال کر سکتا ہے۔

اس سرکاری حکم کے بعد قادیانی بالکل زمین پر لگ گئے۔ اذانیں بند ہوگئیں۔ مسجد بیت الحمد' دارالحمد' بیت الذکر اور دارالذکر جیسے الفاظ میں تبدیل کر دیا گیا۔ صحابی کے لئے رفیق کا لفظ استعمال ہونے لگا۔ اپنے آپ کو احمدی مسلمان کی بجائے صرف احمدی لکھا جانے لگا۔

اب جس طرح یورپ کی طرف قادیانیوں کا بہاؤ ہے اس سے نظر آتا ہے کہ آئندہ چند سالوں میں قادیانی پاکستان سے یورپ چلے جائیں گے۔ جو نہ جاسکے وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ ویسے بھی جوں جوں قادیانی نوجوان تعلیم کی طرف آگے بڑھ رہے ہیں وہ جماعتوں میں جاری امیر جماعت اور دیگر عہدیداران کی زیادتیوں سے متنفر ہوتے جارہے ہیں اور تیزی سے قادیانیت سے دور ہو رہے ہیں۔ مسلمان علماء کو اس طرف کوئی خاص محنت کی ضرورت نہیں۔ یہ خود ہی اپنے انجام کو پہنچنے کے لئے سرگرداں ہیں۔

ایک طرف قادیانی جماعت ''اب کے مار'' والی پالیسی اپنا کر یہ تاثر دیتی ہے کہ ہمارا تو کچھ نہیں بگڑا دوسری طرف پوری دنیا کو یہ باور کروایا جارہا ہے کہ ہم پر بہت ظلم ہو رہا ہے اور جماعت کے وجود کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ حالانکہ دوسری صورت زیادہ قابل قبول ہے۔ پہلی صورت تو صرف دم کو سیدھا کرنے والی بات کے مصداق یہ تاثر دیا جارہا ہے۔ قادیانیوں نے مختلف وقتوں میں خفیہ طریقہ سے رائے عامہ ہموار کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ 1984ء کے آرڈیننس کے بعد دسمبر کے مہینہ میں جماعت نے دو تین تحریروں کے نمونے تیار کر کے مختلف جماعتوں میں بجھوائے اور ہدایت کی کہ ٹیلی فون ڈائریکٹری سے پتہ جات لے کر لوگوں کو خطوط لکھے جائیں جس میں لوگوں کو آرڈیننس کا حوالہ دے کر مسلمانوں کی غیرت کو جگا کر حکومت کے خلاف رائے عامہ ہموار کی جاتی تھی۔ راولپنڈی کے قادیانیوں کو کہا گیا کہ آپ سندھ کراچی کے افراد کو خط لکھیں اور کراچی کے لوگوں سے کہا گیا کہ آپ پاکستان کے شمالی حصوں کی طرف خطوط بھیجیں۔ خط کے نیچے کسی نہ کسی کا ایڈریس دیا جاتا۔ میں خود اس پروگرام میں شامل رہا ہوں۔ مگر خطوط کے بعد رزلٹ مایوس کن رہا۔ لہذا یہ اسکیم فیل ہوگئی۔

مختلف وقتوں میں مختلف سربراہان حکومت کو باقاعدہ سکیم کے مطابق خطوط لکھے جاتے رہے۔ بھٹو کو پھانسی دلوانے کے لئے جنرل ضیاء الحق مرحوم کو باہر سے خطوط لکھے گئے۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم کو یہ تاثر دیا گیا کہ بیرون ملک مقیم پاکستانی بھٹو کو زندہ نہیں دیکھنا چاہتے۔ جب جنرل ضیاء الحق مرحوم نے قادیانیوں کو نکیل ڈالی تو جونیجو صاحب کے برسر اقتدار آنے پر اسے خطوط لکھوائے گئے کہ آٹھویں ترمیم کو ختم کرواؤ اور جنرل ضیاء مرحوم کے قادیانیوں کے خلاف آرڈیننس کو ختم کرو۔ اس وقت تک مرزا طاہر لندن جا کر اپنا ہیڈ کوارٹر بنا چکے تھے۔ جونیجو صاحب یہ کام نہ کروا سکے۔

جنرل ضیاء مرحوم کی وفات کے بعد غلام اسحٰق خان کو خطوط لکھے گئے۔ ان پر یہ ظاہر کیا گیا کہ بیرون ملک پاکستانی انسانی حقوق کے حوالے سے اس آرڈیننس کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ پھر بے نظیر بھٹو پر پریشر پڑا مگر کوئی بھی آٹھویں ترمیم ختم نہ کرواسکا۔ جب نواز شریف صاحب پہلی دفعہ وزیر اعظم بنے ان پر آٹھویں ترمیم ختم کروانے کے لئے دباؤ ڈالا گیا۔ قادیانی جماعت یہ سمجھتی تھی کہ آٹھویں ترمیم ختم ہونے سے ہمارا متعلقہ آرڈیننس بھی ساتھ ہی ختم ہوجائے گا۔ لہذا قادیانی جماعت آٹھویں ترمیم پر توجہ دلاتی رہی۔ کوئی بھی صدر آٹھویں ترمیم کے ختم کرنے کے حق میں نہ تھا۔ کیونکہ ان کے اختیارات کم ہوتے تھے اور کوئی وزیر اعظم اتنا مضبوط نہ تھا کہ وہ اپنی بات منوا سکتا۔ 1997ء میں نواز شریف کے بھاری مینڈیٹ نے آٹھویں ترمیم کو ختم کردیا۔ مگر قادیانی جو تیرہ سال سے کسی مسیحا کی تلاش میں تھے اور آٹھویں ترمیم کے ختم ہونے کے انتظار میں بھی گیارہ سال گزار چکے تھے کو سخت مایوسی ہوئی۔ جب آٹھویں ترمیم تو ختم ہوگئی مگر جنرل ضیاء مرحوم کی قادیانیوں کے خلاف کی گئی کارروائی ختم نہ ہوسکی۔

قادیانی پاکستان میں 1953ء، 1974ء اور 1984ء میں شدید قسم کی مار کھا چکے ہیں۔ مگر ابھی تک وہ یہی کہہ رہے ہیں کہ ہمارا کیا بگڑا ہے۔ مسلم سے غیر مسلم تک چلے جانا کوئی نقصان نہیں۔ اب ایک بار پھر وہ امت مسلمہ کو اس طرف متوجہ کر رہے ہیں کہ ہم بہت زیادہ ترقی کر رہے ہیں اور اب ایک سال میں کروڑوں لوگ قادیانی ہو رہے ہیں۔ نئی بیعتوں کی کیا حقیقت ہے اس پر تفصیلی مضمون یکم اپریل کو لکھا جاچکا ہے مگر اس سے قادیانیوں کا مورال بڑھنے کے ساتھ ان کی للکار میں شدت آرہی ہے اور وہ اب بار بار بزبان حال کہہ رہے ہیں کہ ”لمب کے مار“

فرمان نبویؐ!

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں ضعفاء مہاجرین کی جماعت میں ایک مرتبہ بیٹھا ہوا تھا۔ ان لوگوں کے پاس کپڑا ابھی اتنا نہ تھا کہ جس سے پورا بدن ڈھانپ لیں۔ بعض لوگ بعض کی اوٹ کرتے تھے۔ ان میں ایک شخص قرآن پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں حضور اقدس ﷺ تشریف لائے اور ہمارے قریب کھڑے ہوگئے۔ حضور ﷺ کے آنے پر قاری چپ ہوگیا تو حضور ﷺ نے سلام کیا اور پھر دریافت فرمایا کہ تم لوگ کیا کر رہے تھے۔ ہم نے عرض کیا کہ کلام اللہ سن رہے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ مجھے ان میں ٹھہرنے کا حکم کیا گیا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے فقراء مہاجرین تمہیں خوشخبری ہو قیامت کے دن نور کامل کی اور اس بات کی کہ تم اغنیاء سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوگے اور یہ آدھا دن پانچ سو برس کے برابر ہوگا۔

۱۶۰

چوہدری وحید الدین

بہائیوں کے مرزائیوں سے پچاس سوال

(قادیانی فرقہ کے خلیفہ صاحب اور ان کے مربیوں سے)

مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاں اور جھوٹے اور باطل دعاوی کئے ان میں ایک یہ بھی کہ میں مہدی اور مسیح ہوں۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی سے قبل علی محمد باب اور عبدالبہاء وغیرہ بھی یہ باطل دعوے کر چکے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مہدویت ومسیحیت کے اکثر وبیشتر دلائل بہائی گروہ کے دلائل کا چربہ اور سرقہ ہیں۔ ذیل میں بہائی گروہ کے چوہدری وحید الدین آف مظفر آباد نے قادیانی جماعت کے نام نہاد خلیفہ اور دیگر قادیانی مربیوں سے پچاس سوالات کئے۔ ان سوالات کو بار بار وہ شائع کر رہے ہیں۔ لیکن قادیانی نقار خانہ بولتی بند ہے۔ ذیل میں بہائیوں کے وہ سوالات ملاحظہ کئے جائیں۔ جہاں تک امت مسلمہ کا تعلق ہے تو ان کے نزدیک بہائی وقادیانی دونوں ایک ہی سکہ کے دورخ ہیں۔ بہر دو صنف............ادارہ!

۱.........کیا کسی قرآنی آیت کا دہرا دینا الہام ہوتا ہے؟۔

۲.........مرزا غلام احمد قادیانی نے ۹۹ دعوے کئے ہیں۔ ان میں ان کا اصل دعویٰ کیا تھا؟۔

۳.........مرزا قادیانی نے بہائی کتب کا مطالعہ کر رکھا تھا پھر وہ زندگی بھر امر بہائی کی تائید وتردید میں ساکت وخاموش کیوں رہے؟۔

۴.........کیا مرزا قادیانی صاحب شریعت اور معصوم عن الخطا مامور تھے۔ اگر نہیں تھے تو انہوں نے مسلمانوں کے سواد اعظم کو کافر کیوں قرار دیا؟۔

۵.........مرزا قادیانی پیغمبران عظام اور صحابہ کرام کو گالیاں کیوں دیتے رہے۔ جبکہ وہ مانتے ہیں کہ: ''ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔'' (ست بچن)

۶.........کیا مامور خدا کا فرستادہ ہوتا ہے یا کسی قوم کا ''خود کاشتہ پودا''؟۔

۷.........کیا آدمی کا نسب الہام سے ثابت ہوتا ہے یا شجرہ نسب اور دیگر شہادتوں سے؟۔

۸..........مرزا قادیانی ایک طرف سید بنتے ہیں۔ دوسری طرف اقرار کرتے ہیں کہ ’’وہ مہدی نہیں جو عترت رسول سے ہوگا۔‘‘ آپ کیا کہتے ہیں۔

۹..........مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں کم سے کم ۲۰ مقامات پر اپنے خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کی کیا توجیہ ہے؟۔

۱۰..........مرزا قادیانی دعویٰ کسر صلیب کا کرتے ہیں مگر زندگی بھر انگریزوں کی تعریف کرتے رہے اور ان کی مدح میں اتنی کتابیں لکھیں جن سے بقول ان کے: ’’پچاس الماریاں بھر جائیں‘‘۔

۱۱..........مرزا قادیانی نئی کتاب شریعت لائے ہیں: ’’مرزا قادیانی کا صاحب کتاب ہونا ثابت ہوگیا۔‘‘ (الفضل ۱۵ فروری ۱۹۱۹ء) اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو حضرت مسیح موعود نے پیش کیا۔‘‘ (میاں محمود احمد الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۲۴ء) مگر قادیانی جماعت اس کا انکار کیوں کرتی ہے؟۔

۱۲..........کیا تاریخ ادیان میں کسی امتی نبی نے کسی امت کا احیاء کیا ہے۔

۱۳..........انسانی تمدن میں مرزا قادیانی کا کنٹری بیوشن کیا ہے؟۔

۱۴..........حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاگئے تو اس سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی ہی مسیح ہیں؟ کوئی دوسرا کیوں نہیں ہوسکتا؟۔

۱۵..........بہاء اللہ کا ظہور ۱۸۵۲ء میں ہوا۔ مرزا قادیانی نے مسیح ہونے کا دعویٰ ۱۹۰۲ء میں کیا۔ انہی کے بقول: ’’سچا پہلے ظاہر ہوتا ہے۔‘‘ تو مرزا قادیانی بعد میں آکر سچے کیسے ہوگئے؟۔

۱۶..........شادیوں، پیسوں، زلزلوں، ہلاکتوں اور طاعونوں کے بارے میں مرزا قادیانی کی پیش گوئیوں سے نوع انسانی کو کیا فائدہ پہنچا؟۔

۱۷..........مامور من اللہ نئی امت بناتا ہے مگر مرزا قادیانی نے فرقہ بنایا جو قرآن کی رو سے شرک ہے۔ ایسا کیوں؟۔

۱۸..........مرزا قادیانی کی ’’لسان قوم‘‘ پنجابی تھی۔ پھر انہوں نے دوسری زبانوں میں الہام کیوں پیش کئے؟۔

۱۹..........مرزا قادیانی کا الہام: ’’حجت نہیں تھا۔‘‘ (نزول المسیح) تو پھر ان کے مریدان کی تحریروں کو حجت کیوں کہتے ہیں؟۔

۲۰..........کیا ’’وحی کے خلاف لکھنا‘‘ (نزول المسیح) ماموریت کے خلاف نہیں؟۔

۲۱..........۱۹۰۴ء میں جناب محمود زرقانی بہائی نے مرزا قادیانی کو لاہور آکر چیلنج دیا۔ لیکن مرزا قادیانی

آخری دم تک خاموش رہے۔ کیوں؟۔

۲۲............لکھا ہے:’’میں نے انکار نہیں کیا اور نہ کروں گا کہ شاید مسیح موعود کوئی دوسرا ہو۔‘‘(پیغام احمد) یا پھر تحدی سے وہ یہ کیوں کہتے رہے کہ وہی مسیح ہیں؟۔

۲۳............لکھتے ہیں:’’مسیح بیت المقدس میں نازل ہوگا۔‘‘(ازالہ اوہام) حضرت بہاء اللہ بیت المقدس میں نازل ہوئے پھر مرزا قادیانی کیسے سچے ہو گئے؟۔

۲۴............اگر خدا سے مکالمہ مرزا قادیانی کی خصوصیت تھی تو ان کے بقول:’’خدا محدثین سے بھی ہم کلام ہوتا رہا ہے۔‘‘(حمامۃ البشریٰ) نیز مرزا قادیانی لکھتے ہیں:’’خدا کا قانون ہے کہ اس نے کسی انسان کو کسی امر میں خصوصیت نہیں دی۔‘‘(نصرۃ الحق ص ۳۹)

۲۵............۱۸۹۸ء میں لکھا ہے میرے پاس’’کتب مذہب بابی‘‘موجود ہیں۔ پھر کیوں لکھتے رہے کہ اس عاجز کے بغیر مسیح ہونے کا دعویٰ کسی نہیں کیا؟۔

۲۶............مرزا قادیانی پر کم وبیش ۲۵ مزمنہ امراض کا زندگی بھر قبضہ رہا۔ کیا مراق اور مالیخولیا جیسے عوارض رکھنے والا آدمی کبھی ملہم من اللہ ہوا ہے؟۔

۲۷............مرزا قادیانی کے بعض الہام مشتبہ تھے۔ بعض کو وہ بھول گئے۔ بعض کا مفہوم ان پر نہ کھلا۔ ایسے الہامات کا نوع انسانی کو کیا فائدہ ہوا؟۔

۲۸............حضرت باب اور بہاء اللہ کے ظہور کی برکت سے مرزا قادیانی کو:’’انتشار روحانی محسوس ہوا۔‘‘(حقیقت الوحی) چنانچہ مرزا قادیانی بقول خود’’اسی دھوکہ‘‘سے’’اپنی حد سے بڑھ کر دعویٰ نبوت‘‘کردیا۔ کیا آپ اس پر غور فرمائیں گے۔

۲۹............قرآن اور احادیث وروایات کی رو سے مہدی اور مسیح دو جدا جدا شخصیات ہیں۔ مگر مرزا قادیانی نے ان تمام نصوص کو نظر انداز کر کے لا مہدی الا عیسیٰ جیسے ضعیف قول کو دلیل بنا کر دونوں مناصب کا دعویٰ کیسے کردیا؟۔

۳۰............حضرت بہاء اللہ نے دمشق کے مشرق یعنی بغداد میں واقع مسجد قمریہ کے سفید مینار کے پاس ۱۸۵۳ء میں نزول فرمایا۔ مرزا قادیانی نے تاویل کر کے دمشق سے مراد قادیان کو کس دلیل سے لیا؟ اور اس کی ضرورت کیا تھی؟۔

۳۱............مرزا قادیانی کی تحریروں میں تناقض کیوں ہے۔ جبکہ ان کا کہنا یہ ہے کہ:’’جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔‘‘یہ بھی لکھا کہ:’’اس طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق‘‘(ست بچن)

۳۲............ مرزا قادیانی نے انبیاء کی توہین وتحقیر کیوں کی۔ حالانکہ خود لکھتے ہیں کہ: ’’کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت)

۳۳............ مرزا قادیانی کی جب کوئی پیش گوئی پوری نہ ہوتی تو وہ طرح طرح کی تاویلیں کرتے رہے۔ جبکہ لکھتے ہیں کہ: ’’ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام)

۳۴............ کیا خوب دلیل نبوت ہے۔ جبکہ لکھتے ہیں کہ: ’’بعض فاسق اور فاجر............ اور خدا کے احکام کے مخالف چلنے والے بھی ایسے دیکھے گئے ہیں کہ ان کو بھی کبھی سچی خوابیں آتی ہیں۔‘‘ (براہین احمدیہ) یوں خواب کا معیار تو ٹوٹ گیا۔

۳۵............ قادیانی مربی وحی کے لئے لفظی وحی کو شرط قرار دیتے ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی اس کے خلاف لکھتے ہیں کہ: ’’نبی کے دل میں جو خیالات اٹھتے ہیں اور جو کچھ خواطر اس کے نفس میں پیدا ہوتی ہے در حقیقت وہ تمام وحی ہوتی ہے۔‘‘ (خطبہ الہامیہ)

۳۶............ مرزا قادیانی نے اشرف المخلوقات ہوتے ہوئے: ’’بشر کی جائے عار‘‘ ہونے کا دعویٰ کیوں کیا۔ یہ کونسی کسر نفسی ہے کہ آدمی اپنے آدم زاد ہونے سے ہی انکار کردے۔

۳۷............ جس نے مرزا قادیانی کا نام نہیں سنا وہ کیسے کافر ہوگیا۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ: ’’خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ (آئینہ صداقت)

۳۸............ کوئی مثال تو دیجئے کہ کسی مامور کو پچاس ہزار الہام مالی امور سے متعلق ہوئے ہوں۔

۳۹............ ہزار بار نمبر لگا کر لعنت لکھنا بچپنا نہیں تو اور کیا ہے۔ (بحوالہ نور الحق)

۴۰............ تاریخ محمودیت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ جسے ۲۸ شہادتوں سے مزین کیا گیا ہے۔

۴۱............ ’’شہر سدوم‘‘ میں درج واقعات کی آپ کیا تاویل کرتے ہیں؟۔

۴۲............ کسی ایک نبی کی مثال دے دی جائے کہ اسے بارہ برس تک وحی ہوتی رہی ہو اور وہ اسے نہ سمجھ سکا ہو؟۔

۴۳............ مرزا قادیانی نے دور حاضر کے کون کون سے عالمی مسائل کا حل پیش کیا ہے؟۔

۴۴............ میاں محمود احمد کے بقول: ’’جب تک بیماری ہے تب تک ڈاکٹر کی بھی ضرورت ہے۔‘‘ ذرا بتا دیجئے کہ مرزا قادیانی نے کون سی ڈاکٹری کی؟ فرقہ بنانے‘ چندہ مانگنے‘ گالیاں دینے کے علاوہ!

۴۵............اگر ’’کسی آئندہ زمانے میں خاص دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہوجائے‘‘ تو قادیانی جماعت کہاں بھاگے گی؟۔

۴۶............’’مسیح موعود کا ظہور چودھویں صدی کے سر پر ہونا تھا۔‘‘ جو ۱۸۸۰ء میں شروع ہوئی۔ مرزا قادیانی نے دعویٰ ۱۸۹۱ء میں کیا گیارہ سال کی یہ تاخیر کیوں؟۔

۴۷............مرزا قادیانی نے امر بہائی کا سرقہ کیا۔ آپ سارق کو مامور کیوں مانتے ہیں؟۔

۴۸............قادیانی جماعت مرزا قادیانی کو مسیح موعود مانتی ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی ایسے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ: ’’میری امت کے دو حصے ہوں گے۔ ایک وہ جو مسیحیت کا رنگ اختیار کریں گے اور یہ تباہ ہوجائیں گے۔‘‘ (الفضل ۲۶ جنوری ۱۹۱۶ء)

۴۹............میاں محمود احمد لکھتے ہیں کہ: ’’خدا نے دوبارہ بعض احکام قرآن دے کر مسیح موعود کو ایک رنگ میں تشریعی نبی قرار دیا ہے۔ (المہدی نمبر۴، ۵ ص ۱۴۴) پھر جماعت احمدیہ ان ’’بعض احکام قرآنی‘‘ کو چھپاتی کیوں پھرتی ہے؟۔

۵۰............مرزا قادیانی الہام میں شیطان کو شریک سمجھتے تھے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۴۱)

خواب کو وہ دلیل نہیں مانتے۔ آنے والے مسیح کے لئے بھی دروازہ کھلا رکھتے ہیں؟۔ وہ مکالمات آلہیہ کو امت کے سب اولیاء و مومنین کے لئے جائز مانتے ہیں۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۹)

کردار کو بھی دلیل نہیں تسلیم کرتے۔ (نصرۃ الحق ص ۴۸)

اب بتایئے مرزا غلام احمد قادیانی کی مزعومہ صداقت کی دلیل کیا باقی رہ جاتی ہے؟۔

نوٹ: یہ سوال نامہ وصول کرنے کے بعد بیس دنوں کے اندر اندر جواب آنا ضروری ہے۔ ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ آپ کے پاس ان سوالات کے جوابات نہیں ہیں۔

بقیہ: مرزا طاہر

کی نذر کرتا ہے۔ مرزا طاہر نے اپنی اقلیت کے لئے ایسی بھی کوئی گراں قدر خدمات سرانجام نہیں دیں کہ انہیں واپس اسی جگہ دفن کیا جائے جہاں سے وہ قادیانیوں کو بے یارومددگار چھوڑ کر بھاگے تھے؟۔ ہمیں یقین ہے کہ خود پاکستانی قادیانی بھی اس اقدام کو پسند نہیں کریں گے کہ مرزا طاہر کو چناب نگر میں دفن کیا جائے۔ ہم حکومت پاکستان سے استدعا کرتے ہیں کہ پاک وطن کی مقدس مٹی کو ایک مرتد، زندیق، دشمن اسلام، ننگ وطن، ننگ و دین کے وجود سے ناپاک اور داغدار نہ کیا جائے۔ بہتر یہی ہوگا کہ جہاں کا خمیر تھا اس خاک میں پوشیدہ کردیا جائے۔

حیات و وفات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مولانا مرحوم دور حاضر کے علماء دین میں بڑی خوبیوں کے آدمی اور عالم عاقل مدبر ذکی مجاہد جفاکش متواضع باوقار اور انتھک جدوجہد کرنے والے انسان تھے۔ ان تمام علمی و دینی کمالات کے ساتھ نہایت منکسر المزاج اور خاموش طبع لیکن بے مثل مقرر اور پرجوش خطیب تھے۔ کسی جلسہ گاہ کی سٹیج پر تقریر شروع کرتے تو معلوم ہوتا کہ خاموش سمندر کی موجوں میں یکا یک بلا کا تلاطم شروع ہو گیا ہے۔ تقریر نہایت مدلل و موثر ہوتی۔ موضوع سے باہر بھی نہ جاتے۔ مخاطبین و سامعین کو سمجھانے کی فوق العادت قوت حق تعالیٰ نے عطا فرمائی تھی۔ ٹھوس علمی مسائل کی تشریح اور مثالوں سے ذہن نشین کرانے میں اپنے عصر میں بے نظیر تھے۔ اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کے جانثار رد قادیانیت کے امام کفر و الحاد کی تردید میں یکتا تھے۔ چار چار گھنٹے بے تکان بولتے تھے اور عوام و خواص میں یکساں مقبول تھے۔ (بصائر و عبر ص ۶۲۷)

مولانا محمد علی جالندھریؒ تحصیل نکودر کے ایک قصبہ رائے پور ارائیاں میں فروری 1896ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار حاجی محمد ابراہیم متدین متشرع اور متقی انسان تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ ان کا بیٹا عالم دین بنے۔ چنانچہ وہ اپنے مخلصانہ ارادہ میں کامیاب ہوئے اور ان کا بیٹا دنیائے علم و معرفت اور خطابت میں نیر تاباں بن کر چمکا۔

تعلیم و تعلم: آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے قریب ایک اور گاؤں رائے پور گوجراں میں حاصل کی۔ گاؤں کے مکتب کے بعد مدرسہ رشیدیہ رائے پور گوجراں میں داخل ہو گئے۔

مدرسہ رشیدیہ کے علاوہ آپ نے لدھیانہ کے بعض مدارس میں تعلیم حاصل کی۔ نیز منڈی صادق گنج ضلع بہاول نگر میں بھی پڑھتے رہے۔ یہیں آپ نے مولانا خیر محمد جالندھریؒ (بانی جامعہ خیر المدارس ملتان) سے اکتساب علم کیا۔ دورہ حدیث شریف ازہر ہند دارالعلوم دیوبند سے کیا۔ جہاں امام العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ جیسے اساتذہ کرام سے فیوض و برکات حاصل کرنے کا موقع ملا۔ فراغت کے بعد حضرت شاہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر نصیحت دعا کی درخواست کی۔ جس پر حضرت علامہ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے باہمی اختلافی مسائل سے بچتے رہو۔ قادیانی فتنہ اور طائفہ مرتدہ کے خلاف کام کر کے حضور ﷺ کی روح طیبہ کو خوش کرو“ مزید فرمایا: ”مسلمانوں کے فرقوں کے درمیان اختلاف و تباین مخالفت نہ ہو اور سب مسلمانوں کو سب سے پہلے نبوت کا ذبہ کا ڈٹ کر مقابلہ۔ اور مسلمانوں کی

طرف سے مدافعت کرنی چاہئے۔‘‘ (خطبات جالندھریؒ ص۳۴‘۳۵)

مولانا محمد علی جالندھریؒ کی ذات گرامی میں قطب الاقطاب حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کی روحانیت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی خطابت کی جھلک تھی۔ خطابت میں وہ مولانا ابوالکلام آزادؒ کا پنجابی ترجمہ تھے۔ کوئی بات دلیل کے بغیر نہ کہتے۔ ان کی تقاریر سادگی اور پرکاری کا حسین امتزاج تھیں۔ ان کی تقریروں نے لاکھوں مسلمانوں کو ایمان کی پختگی بخشی۔ قادیانی علم الکلام ان کی تقریروں کے سامنے لاجواب تھا۔

تدریس: فراغت کے بعد وجوہہ خورد ضلع جالندھر کے مدرسہ اہل السنّت والجماعت میں صدر مدرس مقرر ہوئے۔ آپ نے استاذ محترم مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے ایماء پر مدرسہ فیض محمدی جالندھر شہر میں تدریس کی۔ درس گاہ مسجد عالمگیر جالندھر میں پڑھاتے رہے۔ بعدازاں مدرسہ خیر المدارس جالندھر میں پڑھایا۔

مجلس احرار میں شمولیت: دسمبر 1927ء میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو درس گاہ امام ناصر الدین جالندھر میں پہلی مرتبہ دیکھا اور تقریر سنی تو بہت متاثر ہوئے۔ 1930ء میں جب جالندھر میں مجلس احرار اسلام کا قیام عمل میں آیا تو مولانا اس کے رکن رکین تھے۔ 1935ء میں باقاعدہ مجلس میں شامل ہوگئے اور جلد ہی آپ مجلس کے مرکزی دفتر کے انچارج بنادیئے گئے۔ 1937ء میں مجلس احرار پنجاب کے صدر منتخب کرلئے گئے اور تمام تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

مولانا جالندھریؒ ملتان میں: 1941ء میں مجلس احرار نے ملتان میں کانفرنس کا اعلان کیا۔ جس میں قطب الاقطاب حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ‘ مولانا گل شیر شہیدؒ‘ مولانا صاحبزادہ فیض الحسن شاہ‘ مولانا محمد علی جالندھریؒ‘ حافظ علی بہادر مدعو تھے۔ مولانا جالندھریؒ کی تقریر سے اہل ملتان اتنے متاثر ہوئے کہ رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ سے ایک وفد ملا جو ان دنوں ملتان جیل میں تھے کہ مولانا جالندھریؒ ملتان کے لئے دے دیئے جائیں۔ مولانا نے حضرت رائے پوریؒ سے درخواست کرنے کا مشورہ دیا تو حضرت رائے پوریؒ نے ان کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے مولانا جالندھریؒ کو ملتان میں کام کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ آپ نے ملتان کی حسین آگاہی کی مشہور مسجد سراجاں میں خطبہ جمعہ کا آغاز فرمایا۔ 1953ء تک آپ یہیں مسجد سراجاں میں جمعہ پڑھاتے رہے۔ کچھ عرصہ خونی برج کی مسجد میں جمعہ کا خطبہ بھی دیتے رہے۔

جامعہ محمدیہ ملتان: جب مسجد سراجاں میں جمعہ کا آغاز فرمایا تو ساتھ ہی مدرسہ بھی شروع کردیا۔ اس مدرسہ میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ (بانی جامعہ قاسم العلوم ملتان) مولانا عبدالرحمن مظاہری‘ (چک نمبر پانچ بورے

والا) مولانا حبیب الرحمن (فاضل دیوبند) تھیلہ ہزارہ مدرس مقرر ہوئے۔ آپ پانی پت سے استاذ القراء مولانا قاری رحیم بخشؒ کو بھی امام القراء حضرت قاری فتح محمد صاحبؒ سے مانگ کر لے آئے۔ 1947ء میں جب حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ ملتان تشریف لائے اور جامعہ خیر المدارس کی بنیاد رکھی تو آپ نے تمام اساتذہ طلبہ لائبریری اور تمام اشیاء خیر المدارس کے سپرد کر کے خود کو ختم نبوت کے لئے وقف کر دیا۔

سیاسیات سے علیحدگی: 14/13/12 جنوری 1949ء کے یخ بستہ دنوں میں لاہور میں کانفرنس منعقد ہوئی جس میں حضرت شاہ جیؒ نے مروجہ الیکشن سیاسیات سے علیحدگی کا اعلان کر دیا تو مولانا جالندھریؒ بھی سیاست سے الگ ہو گئے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے ایک دینی جماعت کے قیام کا اعلان کیا۔

تحریک ختم نبوت 1953ء: جب 1953ء میں ختم نبوت کی تحریک چلی تو مولانا جالندھریؒ کا اس میں موثر رول رہا۔ گرفتار ہوئے۔ ایک سال تک جیل میں رہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام اور اس کے روح رواں: 1953ء کی تحریک سے پہلے شاہ جیؒ سیاسیات سے علیحدگی کا اعلان کر چکے تھے۔ تحریک کے بعد اس میدان کو منظم کرنے کی ضرورت اور زیادہ محسوس ہوئی تو 13 دسمبر 1954ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت کا باضابطہ انتخاب ہوا۔ شاہ جیؒ (سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ) امیر اور مولانا محمد علی جالندھریؒ ناظم اعلیٰ چنے گئے۔ اس سے پہلے شیخ حسام الدینؒ ماسٹر تاج الدین انصاریؒ جیسی شخصیات جو سیاسی کام کرنے کی رائے رکھتے تھے اور شاہ جیؒ نے انہیں بخوشی اجازت دے دی تھی۔ تاہم ان حضرات کی اس درخواست پر کہ مولانا محمد علی جالندھریؒ انہیں دے دیئے جائیں جو ان کے ساتھ سیاسی کام میں شریک ہوں تو امیر شریعتؒ نے فرمایا تھا کہ بھائی محمد علی کو دے کر اپنے پاس کیا رکھوں گا۔ اس لئے اب مولانا محمد علی جالندھریؒ جیسے معتمد ساتھیوں کی ضرورت تھی۔ جنہیں قدرت نے بے پناہ تنظیمی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ مجلس کا پہلا دفتر مسجد سراجاں حسین آگاہی ملتان میں بنایا گیا اور فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ پہلے مبلغ واستاذ مناظر مقرر ہوئے اور ایک روپیہ یومیہ بجٹ مقرر ہوا اور مولانا محمد علی جالندھریؒ کی شبانہ روز مساعی جمیلہ سے ملتان سمیت کئی علاقوں میں مجلس کے ملکیتی دفاتر بنائے گئے۔ شاہ جیؒ کی وفات کے بعد خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ مجلس کے امیر منتخب ہوئے تو ناظم اعلیٰ کے لئے قرعہ فال آپ ہی کے نام نکلا۔ قاضی صاحبؒ کی وفات کے بعد آپ مجلس کے امیر منتخب ہوئے اور تازیست اپنی خداداد صلاحیتوں سے اس منصب جلیلہ پر فائز رہے۔ درحقیقت مولانا محمد علی جالندھریؒ جماعت میں ریڑھ کی ہڈی کی

بقیہ: صفحہ 52 پر

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام قلعہ کہنہ قاسم باغ میں عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی صدارت قائد تحریک ختم نبوت مولانا خواجہ خان محمد نے کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے متحدہ مجلس عمل کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ قادیانی ملت اسلامیہ کے غداروں کا گروہ ہے۔ جن کی ہمدردیاں ہمیشہ استعمار اور اس کے ایجنٹوں کے ساتھ رہی ہیں۔ امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور مشائخ عظام نے ایک سو سال سے زیادہ عرصہ قادیانیت کا مقابلہ کیا ہے۔ اس طویل ترین جدوجہد میں ہزاروں مسلمانوں نے اپنی جانیں رحمت دوعالم ﷺ کی عزت وآبرو اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے نچھاور کیں۔ 1974ء میں ہم نے مولانا محمد یوسف بنوریؒ مولانا مفتی محمودؒ مولانا عبدالحقؒ مولانا عبدالمصطفی الازہریؒ اور دیگر علمائے کرام کے ساتھ مل کر تحریک چلائی جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کو طویل بحث کے بعد غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ انہوں نے کہا آج 1974ء والے جذبہ کے ساتھ قادیانیت کا تعاقب کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ متحدہ مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت کے سلسلہ میں کسی صورت میں ہیر پھیر جائز نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے قادیانی مسئلہ میں امت مسلمہ کی عظیم الشان قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان سینکڑوں علمائے کرام کے مشن اور ہزاروں شہداء کی قربانیوں کی امین ہے۔ انہوں نے کہا 1974ء کی تحریک ختم نبوت کی کامیابی کے بعد 32 اسلامی ممالک نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ جبکہ 12 اسلامی ممالک نے اپنے ہاں قادیانیوں کا داخلہ بند کردیا۔ درجن بھر ہائیکورٹوں' وفاقی شرعی عدالت' شریعت اپیلانٹ بنچ اور سپریم کورٹ سے پے در پے شکستوں کے بعد قادیانیوں نے اپنی حکمت عملی تبدیل کردی ہے۔ وہ اپنے بیرونی آقاؤں کے دباؤ سے ختم نبوت سے متعلق فیصلوں کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ 1973ء کا آئین ختم ہوجائے۔ تاکہ ان کے خلاف آئینی ترمیم بھی ختم ہوسکے۔ جنرل پرویز مشرف کا ایل او ایف قادیانی ایجنڈے کی تکمیل ہے۔ جب آئین متنازع ہوجائے گا

تو اسے ختم کرنا آسان ہوگا۔ اسی وجہ سے ہم ان کا ایجنڈا نہیں مانتے۔ جمعیت علمائے اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالغفور حیدری نے خطاب کرتے ہوئے کہا یہود و نصاریٰ سمیت تمام کفریہ طاقتیں ملت واحدہ بن چکی ہیں۔ جبکہ اسلامی ممالک کے حکمران ملت واحدہ بننے سے ہچکچا رہے ہیں جن کی وجہ سے مسلم امہ مصائب کا شکار ہے۔ اقتدار کے پجاری حکمران امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کر رہے ہیں۔ اگر مسلم حکمران تیل کا ہتھیار استعمال کریں اور مسلم عوام امریکی و برطانوی اور یہودی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیں تو ان کی اقتصادیات کا بھٹہ بٹھا سکتے ہیں۔ اگر پاکستان کے مسلمان پیپسی' کوک اور سیون اپ وغیرہ کا استعمال چھوڑ دیں تو انہیں یومیہ پندرہ کروڑ روپے کا نقصان ہوگا جس سے ان کی معیشت بیٹھ جائے گی۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ امریکی' برطانوی' یہودی اور قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کر کے حمیت اسلامی کا ثبوت دیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن علامہ مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب نے کہا تحریک ختم نبوت کی بنیاد سیدنا صدیق اکبرؓ نے رکھی۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کو قتل کرا کر بتا دیا کہ مدعی نبوت کی سزا صرف اور صرف سزائے موت ہے۔ متحدہ مجلس عمل کے ڈپٹی سیکرٹری حافظ حسین احمد نے کہا کہ جب ہم آئین پاکستان کے تحفظ کی بات کرتے ہیں تو ہماری ترجیحات اسلامی دفعات' عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہوتا ہے۔ جنرل پرویز مشرف کے ایل ایف او سے پاکستان کی بقاء' قومی تشخص اور وحدت کا شیرازہ بکھرنے کا خطرہ ہے۔ کیونکہ آئین پاکستان چاروں صوبوں' قبائلی علاقوں' مختلف تہذیبوں' اور علاقوں کو ایک قوم بناتا ہے۔ اگر فرد واحد کو ترمیم کا اختیار دے دیا جائے تو آنے والے حالات میں ایک ڈکٹیٹر پورا آئین معطل کر سکتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ جس طرح سقوط ڈھاکہ میں قادیانیوں کا گھناؤنا کردار رہا ہے اسی طرح آج امریکی اور برطانوی افواج میں تل ابیب اسرائیل سے آئے ہوئے قادیانی سقوط بغداد کے لئے اسلام دشمنی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ کانفرنس سے مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا محمد اکرم طوفانی' علامہ خالد محمود ندیم' مولانا علامہ عبدالستار تونسوی' مولانا قاضی احسان احمد مولانا بشیر احمد' مولانا امام الدین قریشی' مولانا قاری کامران احمد حیدرآباد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا محمد قاسم رحمانی' علامہ عبدالحق مجاہد' مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا عبدالرزاق' مولانا عبدالستار حیدری سمیت کئی علمائے کرام نے خطاب کیا۔ کانفرنس کا اختتام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی دعا پر ہوا۔

ملتان ختم نبوت کانفرنس کی قراردادیں

1 .... قادیانی گروہ تقریباً ایک صدی سے استعماری قوتوں کے ساتھ مل کر اسلام اور مسلمانوں کے

خلاف سازشوں میں مصروف ہے۔ سقوط مشرقی پاکستان میں قادیانیوں کی سازشیں کسی سے مخفی نہیں۔ ان سازشوں کا بانی ایم ایم احمد قادیانی تھا۔ پاکستان کو اکھنڈ بھارت میں شامل کرنے کے لئے مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی جماعت کو کام کرنے کا حکم دیا۔ کشمیر کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے کشمیر کو پاکستان میں شامل کرانے سے رکوایا۔ تحریک پاکستان میں انگریزوں کو خط لکھا کہ قادیانیوں کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل نہ کیا جائے۔ برطانیہ کی طرف سے عراق پر قبضہ کے وقت اور سقوط بغداد میں قادیانی انگریزوں کے شانہ بشانہ تھے اور بغداد کا پہلا گورنر مرزا بشیر الدین کا سالا میجر حبیب اللہ شاہ بنایا گیا اور اب موجودہ جنگ میں اسرائیل کے راستہ سے قادیانی کمانڈوز امریکہ اور برطانیہ کی فوجوں کے شانہ بشانہ مسلمانوں کے خلاف مصروف عمل ہیں۔ ایسی صورت میں قادیانیوں کو پاکستان کی کلیدی اسامیوں پر باقی رکھنا ملک وملت سے دشمنی کے مترادف ہے۔ اس لئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ قادیانیوں کو فوج اور سول کے کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے اور پی آر کے چیئرمین ملک ریاض احمد وزیراعلیٰ بلوچستان کے پرنسپل سیکرٹری پنجاب جیل خانہ جات کے رفاہی امور کے منیجر فہیم قادیانی سمیت تمام قادیانیوں کو علیحدہ کیا جائے۔

2...... 1974ء میں دوسری آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور 1984ء میں امتناع قادیانیت ایکٹ کے ذریعہ قادیانیوں کو شعائر اسلامی استعمال کرنے سے روکا گیا۔ مگر قادیانی گروہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوا کر اور اپنی عبادت گاہوں کو مساجد کی شکل دے کر سراسر آئین اور قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ فوری طور پر آئین کی بالادستی قائم رکھتے ہوئے قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے اور مساجد کی شکل میں عبادت گاہیں قائم کرنے اور کھلے عام نماز جمعہ ادا کرنے سے روکا جائے۔

3...... قادیانی گروہ کا سربراہ مرزا طاہر انگلینڈ میں بیٹھ کر اسلام، پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف مذموم پراپیگنڈے میں مصروف ہے اور اعلانیہ طور پر پاکستان کی تباہی کے دعویٰ کے ساتھ اپنی جماعت کو حکم دیتا ہے کہ وہ پاکستان کی تباہی کے لئے مسلسل بددعائیں کرتے رہیں۔ حکومت پاکستان فوری طور پر مرزا طاہر کے اس مذموم پراپیگنڈے کو رکوانے کے لئے اقدامات کرے اور پاکستان میں قائم مقدمات کے سلسلہ میں مطلوب ہونے کی بناء پر پاکستان میں لاکر عدالتوں میں پیش کیا جائے۔

4...... افغانستان کی اسلامی ریاست کو ختم کرنے کے بعد امریکہ اور برطانیہ کا عراق پر غاصبانہ قبضہ اور تیل کی دولت حاصل کرنے کے لئے وحشیانہ انداز میں چڑھ دوڑا ہے۔ جس سے عراق کے مسلمان تباہی کا شکار ہو رہے ہیں۔ عراق پر حملہ ننگی جارحیت، انسانیت اور مسلمانوں کا قتل عام ہے۔ یہ اجلاس عراق کے مسلمانوں کی

بھرپور حمایت کرتے ہوئے اسلامی ممالک کے حکمرانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ امریکہ کی غلامی سے نکل کر عراق کے مسلمانوں کی بھرپور امداد کریں۔ یہ اجلاس امریکہ اور برطانیہ کے جارحانہ رویہ کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ عراقی مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں بھرپور تعاون کریں۔ یہ اجلاس متحدہ مجلس عمل کے رہنماؤں مولانا فضل الرحمٰن' علامہ شاہ احمد نورانی' قاضی حسین احمد' مولانا سمیع الحق' پروفیسر ساجد میر' علامہ ساجد نقوی کے مجاہدانہ کردار کو تحسین کی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے ان کی پالیسی کی بھرپور حمایت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ متحدہ مجلس عمل کی پالیسی کے مطابق امریکہ کی کھل کر مذمت کرے۔

5...... یہ اجلاس گستاخ رسول کی سزا کے قانون کے سلسلہ میں حکومت کی جانب سے تاخیری حربوں کی مذمت کرتے ہوئے واضح کرتا ہے کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ اس قانون کو غیر موثر کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ لہذا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت واضح اعلان کرکے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو حکم نامہ جاری کرے کہ وہ توہین رسالت قانون کے سلسلہ میں مقدمہ قائم کرنے کی اجازت دے۔ تاکہ توہین رسالت کا ارتکاب نہ ہو سکے۔

6...... یہ اجلاس حدود آرڈیننس میں تبدیلی یا ختم کرنے کے سلسلہ میں سفارشات طلب کرنے اور ویمن ڈویژن کی جانب سے اس سلسلے میں سفارشات تیار کرکے دینے کو حدود آرڈیننس کو ختم کرنے کی سازش تصور کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین پاکستان کی اسلامی دفعات کو چھیڑنے کی کوشش نہ کی جائے۔ ان قوانین کو ختم کرنے یا تبدیل کرنے کا مطلب پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کرنا ہے۔ اس لئے اگر ایسی کوشش کی گئی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس کی بھرپور مزاحمت کرے گی۔

7...... یہ اجلاس ملک کے مختلف علاقوں میں امام مہدی یا دعویٰ نبوت کے عنوان سے سر اٹھانے والے فتنوں کو گہری تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے واقعات کا سختی کے ساتھ سدباب کیا جائے۔ بصورت دیگر مسلمان ان فتنوں کو قلع قمع کرنے پر مجبور ہوں گے۔

8...... یہ اجلاس امریکی حکومت کی جانب سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے عنوان سے قادیانیوں پر نام نہاد مظالم کی داستان کو خود ساختہ رپورٹ قرار دیتے ہوئے واضح کرتا ہے کہ یہ رپورٹ اسلامیان پاکستان کے مذہبی معاملات میں کھلی مداخلت کے مترادف ہے جس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ امریکہ دوسرے ملکوں کے معاملات میں ٹانگ اڑانے کی بجائے خود افغانستان' کیوبا' عراق اور امریکہ میں مسلمانوں کے خلاف ہونے والے انسانیت سوز اقدامات کو ختم کرنے پر توجہ کرے۔

9 .... یہ اجلاس متحدہ مجلس عمل صوبہ سرحد کی جانب سے اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے پیش رفت کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور بھرپور حمایت کرتے ہوئے حکومت پنجاب سندھ اور بلوچستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھی صوبہ سرحد کے ان اسلامی اقدامات کو اپنے صوبوں میں نافذ کریں۔

10 .... یہ اجلاس دارالعلوم دیوبند کے اس فتویٰ کی مکمل حمایت کرتا ہے جس کے مطابق امریکی و برطانوی مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل کی گئی ہے۔ یہ اجلاس اسلامیان پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ دینی حمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانیوں' امریکیوں اور برطانوی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

متحدہ مجلس عمل کے قائدین کا استقبالیہ

متحدہ مجلس عمل کے راہنماؤں علامہ شاہ احمد نورانی' مولانا فضل الرحمٰن اور جناب لیاقت بلوچ کے اعزاز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں استقبالیہ دیا گیا جس کی صدارت قائد تحریک ختم نبوت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ نے خطبہ استقبالیہ میں متحدہ مجلس عمل کے راہنماؤں کی تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں عظیم الشان خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اس توقع کا اظہار کیا کہ علامہ شاہ احمد نورانی سینٹ میں' مولانا فضل الرحمٰن جناب لیاقت بلوچ سمیت ایم ایم اے کے دوسرے راہنما قومی اسمبلی میں تحفظ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کے سلسلہ میں اپنی بہترین صلاحیتیں بروئے کار لا کر امت مسلمہ کی ترجمانی کریں گے۔ انہوں نے عراق کے مسئلہ سے متعلق متحدہ مجلس عمل کی کارکردگی کی تعریف وتوصیف کرتے ہوئے یقین دلایا کہ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آپ کے شانہ بشانہ ہوگی۔ علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ قادیانی یہود و ہنود کے ایجنٹ' عالمی استعمار کے گماشتے' امریکہ و برطانیہ کے مفادات کے محافظ ہیں۔ آستین کے ان سانپوں سے ملت اسلامیہ کا تحفظ وقت کی آواز ہے۔ مولانا نے کہا کہ قادیانیت کی سرگرمیوں کو ایوان بالا میں بے نقاب کرتے رہیں گے۔ مولانا فضل الرحمٰن نے استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت' گستاخ رسولؐ کی سزا کا قانون' حدود آرڈیننس' امتناع قادیانیت آرڈیننس سمیت اسلامائزیشن کے قوانین کا تحفظ ہماری اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ ہماری موجودگی میں اسلامائزیشن کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ ہم اسمبلی کے اندر اور باہر باطل کا تعاقب کرتے رہیں گے۔ جناب لیاقت بلوچ ایم این اے نے کہا کہ دنیائے اسلام کی ذلت ورسوائی کا سبب مسلمان حکمرانوں کی امریکہ نوازی' مسئلہ جہاد سے روگردانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکمران افغانستان میں طالبان کے خلاف اپنے کندھے پیش نہ کرتے تو آج امریکہ کو عراق پر چڑھائی کی

جرات نہ ہوتی۔مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا کہ جہاد اصغر واکبر کا فلسفہ درحقیقت قادیانی فلسفہ ہے۔ پرویز مشرف قادیانی زبان بول کر اپنے آقاؤں کو خوش کرتے رہے ہیں۔تقریب میں سردار محمد خان لغاری' قاری زوار بہادر' مولانا سید عبدالمجید ندیم' انتظار محمد قریشی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' ڈاکٹر محمد عارف خان' صاحبزادہ عزیز احمد' صاحبزادہ خلیل احمد' صاحبزادہ سعید احمد' مولانا بشیر احمد' مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا محمد طیب فاروقی' حافظ احمد بخش' مولانا امام الدین قریشی' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا قاضی احسان احمد' رانا محمد طفیل جاوید' قاری حفیظ اللہ' قاری خادم حسین' مولانا محمد اسحاق ساقی' سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔بعدازاں متحدہ مجلس عمل کے راہنماؤں نے عظیم الشان ختم نبوت لائبریری کا معائنہ کیا اور تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں مجلس کی خدمات کو سراہتے ہوئے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

اجلاس مجلس منتظمہ و مجلس شوریٰ ۱۴۲۳ھ منعقدہ صفر المظفر

۲'۳/اپریل کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس منتظمہ اور مجلس شوریٰ کے اجلاس کے انعقاد کی تاریخ طے کرنے کے بعد دستور کے مطابق دعوت نامے جاری کئے گئے۔شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی تشریف آوری پر ۲ اپریل بروز بدھ ۴ بجے مجلس منتظمہ کا اجلاس حضرت اقدس مدظلہ کی مدارت میں منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اکرم طوفانی' صاحبزادہ عزیز احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا مفتی محمد جمیل خان' حاجی بلند اختر' حاجی سیف الرحمن' قاضی فیض احمد نے شرکت کی۔مولانا محمد اکرم طوفانی کی تلاوت سے اجلاس کا آغاز ہوا۔تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے ۳/اپریل کو ہونے والے مجلس شوریٰ کے اجلاس کے ایجنڈے کے نکات پیش کئے۔ تاکہ اس کو حتمی طور پر تجویز کر کے اراکین شوریٰ کے سامنے بحث کے لئے پیش کئے جاسکیں۔اس سلسلے میں شق نمبر سات تک کی منظوری کی سفارشات مرتب ہوئیں۔شق نمبر آٹھ کے سلسلے میں مولانا عزیز الرحمن جالندھری' صاحبزادہ عزیز احمد' حاجی سیف الرحمن' قاضی فیض احمد' مولانا مفتی محمد جمیل خان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تاکہ وہ عملے کی تنخواہوں کے اضافے کے سلسلے میں سفارشات مرتب کر کے شوریٰ کے سامنے پیش کریں۔شق نمبر دس کے سلسلے میں صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حافظ نگین صاحب رکن ٹرسٹ لندن کی رپورٹ کے مطابق چیریٹی کمیشن کے ساتھ معاملات کافی حد تک بہتر ہوگئے ہیں اور اندازہ ہے کہ ایک ماہ تک ختم نبوت کے تمام معاملات ٹھیک ہوجائیں گے۔طہٰ قریشی صاحب کو ایک ماہ تک مکان مل جائے گا جہاں وہ منتقل ہوجائیں گے۔حافظ اکرام ربانی

صاحب امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جبکہ حافظ مبین صاحب پرنسپل کی حیثیت سے دفتر کی نگرانی کررہے ہیں۔ مولانا مفتی محمد جمیل خان نے بتایا کہ یکم اپریل کو مفتی محمد اسلم سے ملاقات ہوئی۔ مفتی محمد اسلم نے بتایا کہ دفتر لندن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت خدمات انجام دے رہا ہے اور معاملات بہتر ہوگئے ہیں اور بظاہر اب کوئی مشکلات نہیں ہیں۔ جمعیت علماء برطانیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ کی رہنمائی میں بھرپور تعاون جاری رکھے گی۔ طہٰ قریشی بھی جلد مکان خالی کردیں گے۔ اس سال ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کے لئے ۳راگست ۲۰۰۳ء بروز اتوار کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ جمعیت علماء برطانیہ کی توحید ورسالت کانفرنس ۲۷ جولائی مقرر کی گئی ہے۔ اجلاس میں غور کرنے کے لئے طے پایا کہ حافظ نگین' مولانا منظور الحسینی اور انگلینڈ کے علماء کرام سے مشاورت کرکے کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا جائے۔ اگر کانفرنس کرنا موزوں نہ ہو تو صرف حضرت اقدس کا لندن کا سفر تبلیغی عنوان سے کرایا جائے تاکہ تسلسل بھی ختم نہ ہو اور ساتھیوں کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا نہ پڑے۔ نئے مبلغین کی تقرری کی سفارش منظور کی گئی۔ چناب نگر ختم نبوت کانفرنس کے لئے ۲'۳راکتوبر تجویز کی گئی۔ اس کے علاوہ بعض امور پر بھی غور کیا گیا۔ حضرت اقدس کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ ۳ راپریل بروز جمعرات صبح ۹ بجے شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی صدارت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس ہوا۔ گزشتہ سال ۱۱ستمبر کے حالات اور لندن دفتر کے بعض امور کی وجہ سے حضرت امیر مرکزیہ اور مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کے طویل سفر کی وجہ سے اجلاس نہ ہوسکا تھا۔ اس لئے اجلاس میں دوسالہ امور پر غور کیا گیا۔ حضرت نائب امیر شیخ طریقت حضرت سید نفیس الحسینی شاہ زید مجدہم علالت کی وجہ سے اجلاس میں تشریف نہ لاسکے۔ اجلاس میں مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا مفتی نظام الدین شامزئی' شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید کہروڑپکا' مولانا فیض احمد' صاحبزادہ عزیز احمد' حاجی سیف الرحمٰن' حاجی بلند اختر' قاضی فیض احمد' مولانا محمد شریف ہزاروی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' قاری خلیل احمد بندھانی' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا عبدالواحد کوئٹہ' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' میاں خان محمد' مولانا نورالحق نور' صاحبزادہ خلیل احمد' صاحبزادہ سعید احمد' مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا قاضی عزیز الرحمٰن' جناب صوفی ریاض الحسن گنگوہی' جناب حاجی اشتیاق احمد نے شرکت کی۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم سے اجلاس شروع کرنے کی اجازت طلب کی۔ اجازت کے بعد مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب نے تلاوت کے ذریعہ اجلاس کا آغاز کیا۔ تلاوت کے بعد حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے حضرت مولانا اللہ وسایا کو دوسالہ کارکردگی پیش کرنے کا فرمایا۔ دوسالہ کارروائی سننے کے

بعد اجلاس نے اس کی توثیق کی اور حضرت اقدس زید مجدہم نے توثیقی دستخط مرتب فرمائے۔ ایجنڈے کی ایک ایک شق پر غور کرنے کے بعد مجلس شوریٰ نے درج ذیل امور کی توثیق کی۔ تبلیغی سرگرمیوں کا سابقہ طریقہ کار جاری رکھتے ہوئے موجودہ دور کے مطابق جدید طبقے کو قادیانیت کے مسئلے سے روشناس کرانے کے لئے سیمنار، صحافتی پروگرام وغیرہ کا انعقاد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اسی طرح متحدہ مجلس عمل کے رہنماؤں اور اراکین اسمبلی کو استقبالیہ دیکر وہاں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبات کی منظوری کے لئے حکومت پر دباؤ کا کوئی لائحہ عمل تیار کیا جائے۔ اس سلسلے میں مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ، مفتی نظام الدین شامزئی، صاحبزادہ عزیز احمد، مفتی محمد جمیل خان پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی۔ فیصلہ کیا گیا کہ تمام اراکین اسمبلی کو قادیانیت کے عزائم سے آگاہ کرنے کے لئے لٹریچر فراہم کیا جائے اور ان میں دینی غیرت اجاگر کرکے قادیانیت سے متعلق نرم گوشہ ختم کرایا جائے۔ دو سال سے مبلغین کی تنخواہوں میں اضافہ نہیں ہوا اور مہنگائی ملک پر چھا گئی ہے۔ اس لئے کمیٹی کی تجاویز کی روشنی اور مجلس شوریٰ کے ارکان کی رائے سے قدیم مبلغین کی تنخواہوں میں 15 فیصد اور متوسط درجہ کے عملہ کے لئے 20 فیصد اور نچلے درجے کے عملے کے لئے 30 فیصد کی منظوری کارکردگی کی شرط کے ساتھ دی گئی۔ دیگر عملہ کی کارکردگی دیکھ کر ترقیاں لگانے کی حضرت ناظم اعلیٰ، ناظم تبلیغ اور ناظم دفتر کو اختیار دیا گیا۔ لندن کانفرنس کے سلسلے میں مجلس منتظمہ کی تجاویز سے اتفاق کیا گیا۔ جبکہ چناب نگر اور پشاور کانفرنس کے لئے ۲، ۳ را کتوبر اور ۶، ۷ ستمبر کی تاریخوں کی منظوری دی گئی۔ کراچی دفتر کے لئے حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے بعض رسائل کی زیادہ تعداد میں اشاعت کی منظوری دی گئی۔ ظہر کے وقت حضرت اقدس شیخ المشائخ خواجہ خواجگان کی دعا پر اجلاس اختتام کو پہنچا۔

مولانا عبدالرزاق کا تبلیغی دورہ اوکاڑہ و پاکپتن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد نے گزشتہ دنوں ضلع اوکاڑہ اور ضلع پاکپتن کا تبلیغی دورہ کیا۔ مولانا نے جامعہ فاروقیہ بورے والا میں جمعہ پڑھایا۔ مولانا نے محمدی ٹاؤن، البدر کالونی، مکی مسجد، لاری اڈا، رحمانیہ مسجد، چک نمبر ۳۱، چک نمبر ۶۳، چک نمبر ۱۹، پاکپتن شہر، جامعہ عربیہ فریدیہ، جامعہ حنفیہ فریدیہ، دیپالپور، بہادر نگر فارم اوکاڑہ کے مقامات پر اجتماعات سے خطاب کیا اور جماعتی احباب سے ملاقاتیں کی۔

ختم نبوت کانفرنس گنمبٹ

۱۰ راپریل جمعرات بعد از عشاء چوک فاروق اعظم گنمبٹ میں عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گنمبٹ کے امیر حضرت مولانا حکیم عبدالواحد نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔

سندھ کے نامور قاری' ہزاروں قراء کے استاذ حضرت قاری محمد علی مدنی نے لحن داؤدی سے تلاوت کلام پاک فرمائی۔ جمعیت علمائے اسلام کے ممتاز رہنما' استاذ العلماء حضرت مولانا میر محمد میرک' خطیب خوش الحان حضرت مولانا حافظ خادم حسین شیر بلوچ' خطیب سندھ اسلامیان سندھ کے دلوں کی دھڑکن حضرت مولانا عبدالحمید لنڈ' مولانا محمد ارشد مدنی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی' حضرت مولانا اللہ وسایا کے خطابات ہوئے۔ سیکورٹی سپاہ فاروق اعظمؓ خیر پور کے باوردی رضا کاروں نے انجام دی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا خان محمد کندھانی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ نعت حاجی امداداللہ نے پیش کی۔ رات دو بجے کانفرنس بخیروخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ حضرت مولانا نعمت اللہ' محترم شیخ عبدالسمیع' محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن کی زیر نگرانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام رفقاء نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے سرتوڑ کوشش کی۔ حق تعالیٰ ان سب کو اپنی مرضیات پر عمل کی توفیق نصیب فرمائیں۔

ختم نبوت کانفرنس ٹنڈوآدم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈوآدم کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد ختم نبوت میں ۱۱راپریل جمعہ کو منعقد ہوئی۔ جمعہ سے قبل حیدرآباد کے مبلغ حضرت مولانا نذر عثمانی نے خطاب فرمایا۔ خطبہ جمعہ اور امامت کے فرائض مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے انجام دیئے۔ جمعہ کے بعد کنری کے مبلغ حضرت مولانا خان محمد کندھانی کا سندھی زبان میں بیان ہوا۔ عصر کی نماز کے بعد ٹنڈوآدم کالج کے پروفیسر حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب کا عقیدہ ختم نبوت پر جامع بیان ہوا اور سوالات وجوابات کی محفل سے خطاب فرمایا۔ عشاء کی نماز کے بعد آخری اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد افتتاحی بیان حضرت مولانا احمد میاں حمادی کا ہوا۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے صاحبزادے حضرت مولانا سعید احمد' حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی' کراچی کے مبلغ حضرت مولانا محمد علی صدیقی' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی' ماہنامہ لولاک کے ایڈیٹر محترم صاحبزادہ طارق محمود' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' حضرت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ رات گئے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ ٹنڈوآدم کے مبلغ مولانا محمد ارشد مدنی' مولانا محمد طاہر مکی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ شبان ختم نبوت کے رضاکاروں نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے مخلصانہ کوشش فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس کنری

۱۳راپریل بروز اتوار بعد از عشاء زیر صدارت میاں عبدالواحد ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کنری بخاری

مسجد میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' حضرت مولانا احمد میاں حمادی' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی' شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا محمد علی صدیقی' حضرت مولانا خان محمد کندھانی کے خطابات ہوئے۔ حضرت مولانا محمد منشا' حضرت مولانا امان اللہ صاحب' ماسٹر عبدالرشید' سہیل احمد' محمد ریاض' مبشر قلندر' محمد حنیف مغل' محمد ندیم اور دوسرے رفقاء نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھرپور محنت کی۔ رات گئے کانفرنس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس حیدر آباد

۱۴ر اپریل بروز پیر بعد نماز عشاء جامع مسجد ابراہیم خلیل اللہ ہیر آباد حیدر آباد میں ختم نبوت کانفرنس حضرت مولانا عبدالسلام کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری ندیم احمد نے کی۔ حافظ عبدالرحیم قریشی' ماسٹر حبیب احمد قادری نے نعت پیش کی۔ حضرت مولانا محمد علی صدیقی' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' اور حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن' استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے بیانات ہوئے۔ حضرت مولانا محمد نذر عثمانی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ جناب محمد اکرم قریشی' محمد عابد قریشی' جناب محمد ناصر' مولانا عبدالمتین قریشی' مولانا سیف الرحمٰن ارائیں نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور جدوجہد کی۔

ختم نبوت کانفرنس شادی پلی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شادی پلی ضلع میرپور خاص سندھ میں ۱۵ر اپریل کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا خان محمد کندھانی نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس مٹھی

۱۶ر اپریل کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد مٹھی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن' حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا محمد علی صدیقی نے خطاب کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا خان محمد کندھانی نے سرانجام دیئے۔

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کا دورہ قصور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی ضلع قصور کے تین روزہ تبلیغی دورہ پر تشریف لائے۔ 20 ذیقعدہ بمطابق 24 جنوری کو پہلا خطاب اسامہ پبلک ہائی سکول پرنسپل چوہدری عبدالجبار

صاحب کے ہاں طلبہ اور طالبات سے کیا۔ دوسرا پروگرام پاکستان ماڈل ہائی سکول بوائز اور گرلز قصور میں طالب علموں، طالبات استادوں اور استانیوں سے پرنسپل چوہدری محمد طفیل صاحب بلوچ کی صدارت میں ہوا۔ تیسرا پروگرام پنجاب سکالرز ہائی سکول پرنسپل چوہدری بلال احمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ بعد ازاں کھڈیاں ضلع قصور پہنچنے پر قاری محمد طاہر مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن کے طلبہ اور اساتذہ کرام نے وفد کا شاندار استقبال کیا۔ حضرت طوفانی نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ پانچواں پروگرام صادق میموریل ہائی سکول کھڈیاں میں پرنسپل چوہدری خالد محمود صاحب اور وائس پرنسپل محمد ارشد صاحب سٹاف اور طلباء سمیت پرجوش طریقے سے استقبال اور اکابر کی آمد پر خوش آمدید کہا۔ چھٹا پروگرام کھڈیاں مدرسہ تعلیم القرآن للبنات میں تقریباً 400 طالبات عالمہ کا کورس کر رہی ہیں وہاں خطاب کیا۔ ساتواں پروگرام ختم نبوت کانفرنس، جامع مسجد علی المرتضیٰ قصور میں ہوا۔ مولانا عبدالرزاق مجاہد، قاری مشتاق احمد رحیمی اور طلباء نے بڑی محنت سے کانفرنس کروائی۔ صدارت قاری مشتاق احمد رحیمی نے کی۔ سٹیج سیکرٹری مولانا عبدالرزاق مجاہد اور تفصیلی خطاب حضرت طوفانی صاحب کا ہوا۔ تقریباً ایک دن میں سات پروگرام ہوئے۔ 25 جنوری پہلا پروگرام علامہ اقبال کالج، بوائز ہائی سکول، علامہ اقبال گرلز ہائی سکول میں سینکڑوں کی تعداد میں سٹاف پرنسپل چوہدری محمد عاشق صاحب کی موجودگی اور مولانا عبدالرزاق نے تعارف کرایا۔ حضرت طوفانی کا خطاب ہوا۔ دوسرا پروگرام 11 بجے دن ایک گھر میں نوجوان بزرگوں سے حضرت طوفانی کا خطاب ہوا۔ تیسرا پروگرام ڈگری کالج قصور میں ہوا۔ چوتھا پروگرام مون سٹار پبلک ہائی سکول چوہدری حافظ محمد طارق پرنسپل اور مون سٹار گرلز ہائی سکول میں پرنسپل چوہدری حافظ بشارت نے تعارف کرایا۔ حضرت طوفانی کا شاندار خطاب ہوا۔ چھٹا پروگرام بعد نماز عشاء جامع مسجد بلال بیرون کوٹ فتح دین میں قاری محمد اجمل کی صدارت میں مولانا عبدالرزاق مجاہد اور حضرت طوفانی صاحب کا خطاب ہوا۔ 26 جنوری پہلا پروگرام تعمیر وطن ہائی سکول قصور پرنسپل پرویز سلمان کی صدارت میں مولانا محمد اکرم طوفانی کا خطاب ہوا۔ دوسرا پروگرام دی پنجاب ہائی سکول زیر صدارت پرنسپل محمد اکبر صاحب ہوا۔ تیسرا پروگرام دی پنجاب ماڈل ہائی سکول کے پہنچنے پر آنے والے وفد کا پرنسپل چوہدری محمد خالد ڈوگر نے اساتذہ سمیت شاندار استقبال کیا۔ اور خود اپنے پروگراموں پر جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کو کہا۔ چوتھا پروگرام الشمس پبلک ہائی سکول میں وفد کے پہنچنے پر چوہدری عبدالغفور ڈوگر صاحب کی زیر نگرانی طلباء سے مولانا طوفانی کا خطاب ہوا۔ پانچواں پروگرام جامعہ رحمانیہ الہ آباد میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ مفتی عبدالعزیز عزیزی کی صدارت میں مولانا عبدالرزاق مجاہد اور مولانا محمد اکرم طوفانی کا مثالی خطاب ہوا۔ چھٹا پروگرام جامعہ رحمانیہ للبنات میں خطاب ہوا۔ خلاصہ کلام! تمام سکولوں کے پرنسپل اور سٹافوں

نے شاندار استقبال اور اکرام کیا اور قومی اسمبلی کی کارروائی والی کتاب تحفہ میں دی گئی اور مجلس کا لٹریچر آفسوں میں دیا گیا تاکہ اساتذہ کے ذریعے طلباء اور طالبات اور ٹیچروں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ہزاروں کی تعداد میں طلباء اور طالبات سے اس بات کو دھرایا گیا کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت جھوٹا کذاب دجال کافر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے۔ تمام پروگراموں میں مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے خزانچی میاں معصوم انصاری اور چوہدری ماسٹر عبدالجبار باری اور مولانا عبدالرزاق مجاہد صاحبان مولانا محمد اکرم طوفانی کے ساتھ رہے۔ قصور شہر میں میزبانی کا شرف میاں معصوم انصاری نے حاصل کیا۔

مسلمانان پاکستان سے اپیل

1......ڈاک کی ترسیل کی پرائیوٹ کمپنی اوسی ایس (O.C.S) کے مالکان قادیانی ہیں۔ اس کمپنی کے اکثر دفاتر میں بھی ملازم بھی قادیانی ہیں۔ تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اپنی ڈاک کی ترسیل اس کمپنی سے نہ کروائیں۔

2......حکماء' دواخانہ اور میڈیکل سٹور والے حضرات سے اپیل ہے کہ قاضی دواخانہ چک چٹھہ گوجرانوالہ روڈ حافظ آباد کے مالکان بھی قادیانی ہیں۔ یہ لوگ پنجاب بھر میں اپنے دواخانہ کی ادویات مثلاً بوہڑ والی گولیاں' خارش ڈراکشیر معدہ وغیرہ سپلائی کرتے ہیں۔ تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ شیزان کی طرح ان دونوں اداروں کا مکمل بائیکاٹ کر کے عقیدہ ختم نبوت سے وابستگی کا ثبوت دیں۔ (خیر خواہ: حافظ حبیب اللہ چیچہ وطنی)

بقیہ: حیات ووفات

حیثیت رکھتے تھے۔ آپ جید عالم' منطقی اور زبردست مناظر تھے۔ اگرچہ شکل وشباہت' رہن سہن' وضع قطع کے اعتبار سے پنجابی زمیندار معلوم ہوتے تھے۔ ان جتنی مدلل تقریر کوئی نہیں کرسکتا تھا۔

تحریک ختم نبوت کی کامیابی: اگرچہ مولانا جالندھریؒ کی زندگی میں قادیانی غیر مسلم اقلیت نہ قرار دیئے جاسکے۔ لیکن تحریک کی کامیابی کا سہرا ان حضرات کو جاتا ہے۔

سانحہ ارتحال: مولانا جالندھریؒ سلانوالی میں خطاب فرمارہے تھے کہ دل کا دورہ پڑا۔ ملتان لائے گئے۔ علاج معالجہ جاری رہا۔ تا آنکہ وقت موعود آن پہنچا اور آپ 21 اپریل 1971ء کو وفات پاگئے۔ آپ کا جنازہ دفتر ختم نبوت سے اٹھا۔ قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان پر آپ کے پیر بھائی مولانا عبدالعزیز (ساہیوال) نے نماز جنازہ پڑھائی اور اپنے استاذ محترم مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے پہلو میں جامعہ خیر المدارس میں آرام فرما ہیں۔

قافلہ آخرت

ادارہ

مولانا رشید احمد پسروریؒ کا سانحہ ارتحال

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا بشیر احمد پسروریؒ کے جانشین درویش منش عالم دین شاہی مسجد پسرور کے خطیب بزرگ رہنما علم وفضل کا سمندر بیکراں اکابر کی روایات کے امین مخلص داعی الی اللہ حضرت مولانا رشید احمد پسروریؒ ۴ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۸ مارچ ۲۰۰۳ء بروز منگل پسرور میں انتقال فرماگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون!مولانا رشید احمد پسروریؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی مولانا بشیر احمد پسروریؒ سے شاہی مسجد پسرور میں حاصل کی۔اس کے بعد جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحبؒ سے منتہی کتب کی تعلیم حاصل کی۔جامعہ خیرالمدارس میں حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف کشمیریؒ سے دورہ حدیث کیا۔تعلیم سے فراغت کے بعد پسرور کے ایک سکول میں کچھ عرصہ سرکاری ملازمت کی۔والد مرحوم کے انتقال کے بعد شاہی مسجد پسرور کی خطابت اور مدرسہ کے اہتمام کو سنبھالا اور پھر خداداد صلاحیتوں کے باعث مرجع عام وخواص ہوگئے۔پورے علاقہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا۔عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور عظمت صحابہ کرامؓ کا تحفظ انہیں ورثہ میں ملا تھا۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں فاتح قادیان استاذ الکل حضرت مولانا محمد حیاتؒ سے ردقادیانیت پر باقاعدہ تیاری کی اور عمر بھر حقانیت اسلام کے لئے سرگرم عمل رہے۔فرق باطلہ کے رد میں وہ آیت من آیات اللہ تھے۔کفر کے مقابلہ میں ان کی للکار حق درہ عمرؓ کی حیثیت رکھتی تھی۔تمام دینی جماعتوں اداروں سے والہانہ تعلق تھا۔جمعیت علمائے اسلام اور انجمن خدام الدین پر دل وجان سے فدا تھے۔حق تعالیٰ نے انہیں خوبیوں کا مرقع بنادیا تھا۔پرویزی حکومت میں جب علماء کی گرفتاریاں ہوئیں تو مولانا رشید احمد نے تین ماہ تک سنت یوسفی ادا کی۔حکومت نے معافی نامہ لکھوانا چاہا۔اس زمانہ میں جبکہ اکثر وبیشتر کارکن اسے غنیمت سمجھ کر خلاصی حاصل کرنے میں پیش پیش تھے مولانا موصوف کوہ استقامت بن گئے۔حکومتی نمائندہ کو ٹکا سا جواب دے کر اکابر دیوبند کی یاد تازہ کردی۔انہوں نے یہ کہہ کر حکومتی نمائندہ کو لاجواب کردیا کہ:”معافی کالفظ ہماری

لغت میں نہیں ہے۔" قدرت نے کرم کیا۔ تین ماہ کے بعد حکومت جھک گئی اور موصوف آبرومندانہ طور پر رہا ہو گئے۔

مولانا بشیر احمد پسروریؒ اصلاً وہوا ڈیرہ غازی خان کے باسی تھے۔ تمام عزیز اور برادری کے لوگ وہاں آباد ہیں۔ سال میں جب کبھی مولانا رشید احمد پسروریؒ کا ڈیرہ غازی خان جانا ہوتا۔ آتے جاتے ملتان دفتر ختم نبوت کو میزبانی کا اعزاز بخشتے۔ وفات سے چند ہفتے قبل دفتر تشریف لائے۔ ایک رات قیام کیا۔ مغرب وصبح کی نماز کی امامت کرائی اور اگلے روز بہت خوش خوش دفتر سے الوداع ہوئے۔ یہ ملاقات آخری ملاقات ثابت ہوئی۔ معلوم نہ تھا کہ اب ان سے پھر اس جہان میں ملنا ممکن نہ ہوگا۔ ۲۴ محرم الحرام کو دن بھر اپنے معمولات میں مشغول رہے۔ مغرب کا وضو کر رہے تھے کہ دل کا دورہ پڑا۔ دوبار بلند آواز سے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اور جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ ان کی وفات کی اطلاع جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ اگلے دن لاہور و گوجرانوالہ ڈویژن کے علماء کی بڑی تعداد جمع ہوگئی۔ نماز جنازہ دیوبند کے فاضل بزرگ عالم دین حضرت مولانا عبدالحق ظفر وال نے پڑھائی۔ پسرور کی تاریخ کا مثالی جنازہ تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی حضرت حافظ محمد ثاقب' مولانا فقیر اللہ اختر' محترم پیر شبیر احمد گیلانی نے کی۔ ہزاروں سوگواروں نے انہیں بوجھل دل سے رحمت حق کے سپرد کیا۔ "عاش سعیداً و مات سعیداً" کا مصداق ہوئے۔ حق تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ پسماندگان بالخصوص مولانا مفتی محمد نعمان' مولانا محمد عثمان' مولانا بلال کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا مرحوم کے سانحہ ارتحال کے صدمہ میں برابر کی شریک ہے۔

قاری عبدالکریم کلاچویؒ کا سانحہ ارتحال

بادشاہی مسجد شجاع آباد میں خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے قائم کردہ مدرسہ حدیقۃ الاحسان کے صدر مدرس استاذ الحفاظ والقراء قاری عبدالکریم کلاچویؒ ۳۱ مارچ کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم سبعہ عشرہ کے قاری' سینکڑوں قاریوں اور حافظوں کے استاذ تھے۔ چالیس سال سے زائد عرصہ شجاع آباد میں رہ کر دن رات خدمت قرآن میں مشغول رہے۔ مرحوم کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان کے رہنے والے ظاہری آنکھوں سے نابینا لیکن دل کی آنکھوں سے بینا تھے۔ قرآن پاک ان کے رگ و ریشہ میں رچ بس چکا تھا۔ اٹھتے بیٹھتے' چلتے پھرتے تلاوت کلام سے رطب اللسان رہتے۔ وطن سے دور غربت ومسکنت کی پروقار زندگی گزاری۔ اللہ پاک ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرما کر جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ادارہ لولاک ان مرحومین کے ورثاء کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہیں کہ اللہ پاک ان کے ورثاء کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جماعتی احباب کو صدمات

☆............مدرسہ قاسم العلوم کے بانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کلرآبادی کے امیر مولانا محمد یوسف 65 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ان کے پسماندگان میں دو صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں ہیں۔جامع مسجد حنفیہ شریف پورہ میں تادم آخریں خطابت کے فرائض ادا کیے۔مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے جامع مسجد حنفیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مرحوم کی دینی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔

☆............عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن اور ماہنامہ لولاک کے مستقل قاری انعام اللہ چیمہ اچانک جواں عمری میں ہی انتقال کر گئے۔ان کی جواں موت ان کے والد ماسٹر منظور احمد اور دیگر خاندان کے لئے صدمہ کا باعث ہے۔مولانا فقیر اللہ اختر نے تلونڈی کھجوروالی میں مرحوم کے گھر جا کر پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔

☆............عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پرانے کارکن اور محلہ فاروق اعظم دیگانوالہ بازار کے دینی کارکن شیخ عبدالغفار کی اہلیہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔

☆............عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے معاون خصوصی اور گورنمنٹ ہائی سکول گکھڑ کے استاد خواجہ وقار العزیز کے سسر قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔

☆............عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے سیکرٹری اطلاعات سید احمد حسین زید کے تایا سسر سید طالب حسین گیلانی اور سید خالد حسین گیلانی کے والد ماجد قضائے الٰہی سے طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔مرحوم شب زندہ دار بزرگ تھے۔

☆............عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات سید احمد حسین زید کا پوتا اور سید محمد الیاس کاظمی کا صاحبزادہ سید آفتاب احمد کاظمی کا بھی انتقال ہو گیا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے دفتر میں حافظ محمد ثاقب کی زیر صدارت میں اجلاس منعقد ہوا۔جس میں محمد امان اللہ قادری' پروفیسر حافظ محمد انور' پروفیسر محمد اعظم نفیسی' مولانا عبدالغفور آرائیں' محمد الیاس قادری' ندیم اختر' حافظ احسان الواحد' حافظ محمد معاویہ' شبیر احمد گوریلا اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔اجلاس میں مرحومین کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے دعائے صبر جمیل کی گئی۔

☆............گلاسکو جامع مسجد مرکزی کے خطیب حضرت مولانا مفتی مقبول احمد صاحب برطانیہ میں انتقال کر گئے۔مرحوم بہت بڑے عالم دین اور منتظم مزاج بزرگ رہنما تھے۔جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں عرصہ تک پڑھاتے

رہے۔ مکتبہ رشیدیہ ساہیوال اور جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال کے بانی تھے۔ حق تعالیٰ نے ان کو حرمین شریفین کی زیارت شوق اور آنحضرت ﷺ سے محبت کا جذبہ عشق کی حد تک نصیب کیا تھا۔

☆ .... مدرسہ اشاعت العلوم چشتیاں کے مہتمم حضرت مولانا عبدالعزیز انتقال کر گئے۔ مرحوم صوفی منش زیرک عالم دین تھے۔

☆ .... جناب عبدالحمید لاہور کے ایک درویش سیرت انسان تھے۔ گزشتہ ہفتے ان کا انتقال ہو گیا۔

☆ .... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے مبلغ مولانا محمد اسحق کے نومولود فرزند کا انتقال ہو گیا۔

☆ .... کرک سرحد کے عالم دین حضرت مولانا صدر الشہید بھی گزشتہ دنوں انتقال فرما گئے۔

☆ .... مدرسہ انوریہ طاہر والی احمد پور شرقیہ کے متبحر عالم دین جامع العقول والمنقول ہزاروں علماء کے استاد فرشتہ سیرت اور مخلص بزرگ جمعیت علمائے اسلام کے رہنما حضرت مولانا منظور احمد نعمانی انتقال کر گئے۔

☆ .... مولانا قاری عبیداللہ فاروق مانسہرہ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم حضرت مولانا عبداللہ خالدؒ کے برادر اصغر اور جامع مسجد مرکزی مانسہرہ کے موجودہ خطیب حضرت مولانا مفتی وقار الحق عثمانی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا مفتی محمود الحسن کے چچا تھے۔ مرحوم چالیس سال تک دار العلوم معارف القرآن' مرکزی جامع مسجد میں تدریس کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

☆ .... مولانا افتخار احمد بگویؒ کی اہلیہ محترمہ بعارضہ قلب جناب ہسپتال لاہور میں یکم اپریل 2003ء بروز منگل کی نصف رات کو انتقال فرما گئیں۔ مرحومہ مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ ان کے پسماندگان میں بیٹوں کے علاوہ چلڈرن ہسپتال لاہور کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر صاحبزادہ انوار احمد بگوی خطیب مرکزی جامع مسجد شیر شاہ سوری مولانا صاحبزادہ ابرار احمد بگوی' گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول بھیرہ' پی آئی اے فیول ڈیپارٹمنٹ کراچی کے جنرل منیجر صاحبزادہ محمد ابوبکر بگویؒ اور ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ کے مدیر صاحبزادہ لمعات احمد بگویؒ شامل ہیں۔ مرحومہ عابدہ' شب گزار' قرآن مسلسل تلاوت کرنے والی بہت ہی نیک خاتون تھیں۔ ان کی زندگی تقویٰ' زہد' خدا ترسی سے عبارت تھی۔ 2 اپریل کو خانقاہ بگویہ میں دفن ہوئیں۔

ادارہ لولاک اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان سب مرحومین کے لئے دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت ان کی بال بال مغفرت فرمائیں اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے نوازیں۔

☆......☆......☆

دنیائے فانی!!!

رہا محروم وہ دونوں جہاں کی شادمانی سے
وہ جس نے دل لگایا عشرت دنیائے فانی سے

گناہوں سے گناہوں کا تقاضا کم نہیں ہوتا
یہ سچ ہے آگ بجھ سکتی نہیں نمکین پانی سے

مرا خالق مرا مالک اثر ناراض جس سے ہو
میری توبہ میری توبہ ہے ایسی شادمانی سے

یہ سچ ہے ابتلائے معصیت بھی اک مصیبت ہے
خدا محفوظ رکھے اس بلائے ناگہانی سے

بجھانا آتش دوزخ کا آسان تو نہیں لیکن
سنو یہ آگ بجھ سکتی ہے بس آنکھوں کے پانی سے

کوئی طاقت نہیں چلتی ہے عزرائیل کے آگے
کہیں دھوکہ نہ کھاجانا اثر اپنی جوانی سے

کوئی جان سخن میرے تخیل میں سمایا ہے
جبھی اشعار وارد ہورہے ہیں اس روانی سے

اثر تو کچھ نہیں ہے لیکن اثر کے شعر کہتے ہیں
اثر کا بھی تعلق ہے کسی رومی ثانی سے

رعایتی ریٹ

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

رعایتی نرخ

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ
پروفیسر محمد الیاس برنیؒ
قیمت: -/150

مقدمہ قادیانی مذہب
پروفیسر محمد الیاس برنیؒ
قیمت: -/75

خاتم النبیین
حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ
ترجمہ: مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: -/60

رئیس قادیان
مولانا محمد رفیق دلاوریؒ
قیمت: -/100

تحفہ قادیانیت
جلد اول
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: -/150

تحفہ قادیانیت
جلد دوم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: -/150

تحفہ قادیانیت
جلد سوم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: -/150

تحفہ قادیانیت
جلد چہارم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: -/150

احتساب قادیانیت
جلد اول
مولانا لال حسین اخترؒ
قیمت: -/100

احتساب قادیانیت
جلد دوم
مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد سوم
مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد چہارم
حضرت کشمیریؒ، حضرت تھانویؒ
حضرت عثمانیؒ، حضرت میرٹھیؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد پنجم
مولانا سید محمد علی مونگیریؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد ششم
قاضی سلیمان منصور پوریؒ
پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد ہفتم
مولانا سید محمد علی مونگیریؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد ہشتم
مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ
قیمت: -/125

احتساب قادیانیت
جلد نہم
مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ
قیمت: -/125

سوانح مولانا تاج محمودؒ
صاحبزادہ طارق محمود
قیمت: -/80

قومی تاریخی دستاویز
مولانا اللہ وسایا
قیمت: -/100

رفع نزول عیسیٰ علیہ السلام
مولانا عبداللطیف مسعود
قیمت: -/100

نوٹ: تحفہ مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/400، احتساب قادیانیت مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/900

رابطہ: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122 583486

نوٹ: ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا۔

Monthly *Laulak* Multan Regd. No. M-108

ختم نبوت زندہ باد — پاکستان پائندہ باد

سالانہ عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

8 مئی بروز جمعرات بعد از نماز مغرب

بمقام جامع مسجد شہید اسلام (لال مسجد) اسلام آباد

قائد اسلامی انقلاب
سیکرٹری جنرل متحدہ مجلس عمل حضرت مولانا
فضل الرحمن
امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان

مفکر ختم نبوت
حضرت مولانا
عزیز الرحمن جالندھری
ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا
مفتی محمد جمیل خان
چیئرمین امور خارجہ کمیٹی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا
محمد اسماعیل شجاع آبادی
مرکزی سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا
خواجہ خان محمد مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

شاہین ختم نبوت
حضرت مولانا
اللہ وسایا
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت
شیخ الحدیث حضرت مولانا
عبدالرؤف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد

زیر نگرانی
جانشین شہید اسلام حضرت مولانا
عبدالعزیز

- حضرت مولانا **فقیر اللہ اختر** عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ
- تلاوت محترم جناب قاری **اخلاق احمد مدنی** بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

ناموس رسالت ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر شفاعت محمدی ﷺ کے حصول کی خاطر جوق در جوق شرکت فرمائیں

خواتین کے لئے باپردہ انتظام ہے

شعبہ نشرواشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد 2829186

Http://www.lolaak.clickhere2.net